Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

ہفت روزہ

بدر

BADR

The weekly

قادیان

Qadian

شمارہ 47

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

26 حرم 1436 ہجری 20 نبوت 1393 ہش 20 نومبر 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہوتا ہے جو وہ انسان کو بعض اوقات ابتلاؤں میں ڈال دیتا ہے۔ اِس سے اُس کی رضا بالقضا اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں۔

یہ مت سمجھو کہ جس کو ہمّ و غم پہنچتا ہے وہ بدقسمت ہے۔ نہیں۔ خدا اُس کو پیار کرتا ہے

ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے

(ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

جن لوگوں کو کوئی ہمّ و غم دنیا میں نہیں پہنچتا اور جو بجائے خود اپنے آپ کو بڑے ہی خوش قسمت اور خوشحال سمجھتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے اسرار اور حقائق سے ناواقف اور ناآشنا رہتے ہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ مدرسوں میں سلسلہ تعلیم کے ساتھ یہ بھی لازم رکھا گیا ہے کہ ایک خاص وقت تک لڑکے ورزش بھی کریں۔ اس ورزش اور قواعد وغیرہ سے جو سکھائی جاتی ہے سررشتہ تعلیم کے افسروں کا یہ منشاء تو ہو نہیں سکتا کہ ان کو کسی لڑائی کے لئے تیار کیا جاتا ہے اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ وقت ضائع کیا جاتا ہے اور لڑکوں کا وقت کھیل کود میں دیا جاتا ہے، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اعضاء جو حرکت کو چاہتے ہیں اگر ان کو بالکل بیکار چھوڑ دیا جائے تو پھر ان کی طاقتیں زائل اور ضائع ہو جاویں اور اِس طرح پر اُس کو پورا کیا جاتا ہے۔ بظاہر ورزش کرنے سے اعضاء کو تکلیف اور کسی قدر تکان اُن کی پرورش اور صحت کا موجب ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح پر ہماری فطرت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ تکلیف کو بھی چاہتی ہے تا کہ تکمیل ہو جاوے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہوتا ہے جو وہ انسان کو بعض اوقات ابتلاؤں میں ڈال دیتا ہے۔ اِس سے اُس کی رضا بالقضا اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں۔ جس شخص کو خدا پر یقین نہیں ہوتا اُن کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ ذرا سی تکلیف پہنچنے پر گھبرا جاتے ہیں اور وہ خودکُشی میں آرام دیکھتا ہے۔ مگر انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے کہ اس پر اس قسم کی ابتلا آویں اور تا کہ اللہ تعالیٰ پر اس کا یقین بڑھے۔

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے لیکن جن کو تفرقہ اور ابتلا نہیں آتا ان کا حال دیکھو کہ کیسا ہوتا ہے۔ وہ بالکل دنیا اور اس کی خواہشوں میں منہمک ہو گئے ہیں۔ ان کا سر اُوپر کی طرف نہیں اٹھتا۔ خدا تعالیٰ کا ان کو بھول کر بھی خیال نہیں آتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اعلیٰ درجہ کی خوبیوں کو ضائع کر دیا اور بجائے اس کے ادنیٰ درجہ کی باتیں حاصل کیں۔ کیونکہ ایمان اور عرفان کی ترقی ان کے لئے وہ راحت اور اطمینان کا سامان پیدا کرتے جو کسی مال و دولت اور دُنیا کی لذّت میں نہیں ہیں۔ مگر افسوس کہ وہ ایک بچہ کی طرح آگ کے انگارہ پر خوش ہو جاتے ہیں اور اس کی سوزش اور نقصان رسانی سے آگاہ نہیں۔ لیکن جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے اور جن کو ایمان اور یقین کی دولت سے مالا مال کرتا ہے اُن پر ابتلا آتا ہے۔

جو کہتے ہیں کہ ہم پر کوئی ابتلا نہیں آیا وہ بدقسمت ہیں۔ وہ ناز و نعمت میں رہ کر بہائم کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی زبان ہے مگر وہ حق بول نہیں سکتی۔ خدا کی حمد و ثنا اس پر جاری نہیں ہوتی بلکہ وہ صرف فسق و فجور کی باتیں کرنے کے لئے اور مزہ چکھنے کے واسطے ہے۔ ان کی آنکھیں ہیں مگر وہ قدرت کا نظارہ نہیں دیکھ سکتیں بلکہ وہ بدکاری کے لئے ہیں۔ پھر اُن کو خوشی اور راحت کہاں سے میسر آتی ہے۔ یہ مت سمجھو کہ جس کو ہمّ و غم پہنچتا ہے وہ بدقسمت ہے۔ نہیں۔ خدا اُس کو پیار کرتا ہے۔ جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جرّاحی کا عمل ضروری ہے۔ غرض یہ انسانی فطرت میں ایک امر واقع شدہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرتا ہے کہ دنیا کی حقیقت کیا ہے اور اس میں کیا کیا بلائیں اور حوادث آتے ہیں۔ ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دُعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے“۔

(ملفوظات جلد دوم ایڈیشن 2003 صفحہ 147-146)

26ویں مجلس مشاورت جماعت ہائے احمدیہ بھارت 21 و 22 فروری 2015ء بروز ہفتہ و اتوار کو منعقد ہوگی

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 26ویں مجلس مشاورت مورخہ 21 و 22 فروری 2015ء بروز ہفتہ و اتوار قادیان دارالامان میں منعقد کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔ جماعتوں سے منتخب ممبران اس شوریٰ میں شامل ہوں گے۔ اس تعلق سے تفصیلی سرکلر تیار کروا کر بھجوایا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 26ویں مجلس شوریٰ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ہر پہلو سے اپنا محاسبہ کریں۔اپنے مقام اور ذمہ داریوں کو پہچانیں اور انصار کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ انہیں قرآن کریم کو پڑھنے اور پڑھانے کا شغف ہو۔حدیث شریف میں آیا ہے خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے لوگوں کو سکھائے

اولاد کی بہترین تربیت کریں۔ان کے لئے نیک نمونے قائم کریں۔خلافت کے بابرکت نظام سے خود بھی چمٹے رہیں اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اس سے وابستہ رہنے کی نصیحت کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا کی سعادتیں نصیب فرمائے۔آمین۔

۳۵ویں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت منعقدہ اکتوبر ۲۰۱۴ کے موقع پر

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رُوح پرور پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

لندن
9.09.14

پیارے انصار اللہ بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس انصار اللہ بھارت کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور تمام شاملین پر اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔آمین۔

اس موقعہ پر میں آپ کو چند امور کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

آپ سب عمر کے اس حصہ میں ہیں جو انسانی سوچ کی پختگی کی عمر ہے۔جب انسان کے دل میں آخرت کی فکر پیدا ہو جاتی ہے اور طبعاً اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے لگتا ہے اس کے دل میں عبادات کا شوق پیدا ہوتا ہے اور نمازوں اور دعاؤں میں لذت محسوس ہونے لگتی ہے۔پھر یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ بچے دیندار ہوں اور دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔اسی طرح انصار اللہ کی عمر سنجیدگی کی عمر ہوتی ہے۔انسان اپنی عائلی زندگی کا بہتر نمونہ پیش کرتا ہے۔اپنے ماحول میں لوگوں سے بہتر تعلقات استوار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔وہ سب کے ساتھ اپنا لین دین صاف رکھتا ہے۔لوگوں سے میل جول وغیرہ غرضیکہ ہر پہلو سے بہتری کی کوشش کرتا ہے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن اگر انصار کی عمر میں پہنچ کر بھی انسان اپنی حالت کو نہ سدھارے، اپنی سستیوں کو ترک نہ کرے، نہ نمازوں کی پابندی ہو، نہ تلاوت کا اہتمام ہو، گھر میں بدسلوکی اور لڑائی جھگڑا ہو اور ماحول میں بدخُلقی اور بدمعاملگی ہو تو یہ وہ باتیں ہیں جو ہماری جماعت کے انصار کو ہرگز زیب نہیں دیتیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

’’اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔اور بیجا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو...... ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔چاہئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لیے درد دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔اگر تم ان صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔‘‘

پس ہر پہلو سے اپنا محاسبہ کریں۔اپنے مقام اور ذمہ داریوں کو پہچانیں اور انصار کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ انہیں قرآن کریم کو پڑھنے اور پڑھانے کا شغف ہو۔حدیث شریف میں آیا ہے خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے لوگوں کو سکھائے۔پھر سیکھنا ہی کافی نہیں بلکہ گھروں میں روزانہ تلاوت کا اہتمام بھی ہونا چاہئے۔ابھی رمضان میں ہر گھر میں اس کا خاص اہتمام کیا گیا ہوگا۔اس نیک عادت کو جاری رکھیں اور اہل خانہ کی بھی اس پہلو سے نگرانی کرتے رہیں۔اسی طرح اپنی اولاد کی ہر پہلو سے نیک تربیت پر خاص دھیان دیں۔ان کے رجحانات پر نظر رکھیں۔ان کی دوستیوں پر نگاہ رکھیں اور انہیں معاشرے کے بداثرات سے بچا کر رکھیں۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے انذار کے رنگ میں بدرفیق کو چھوڑنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

اسی طرح ہر ناصر کا خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق ہونا چاہئے اور اپنی اولاد کی بھی تربیت اس رنگ میں کرنی چاہئے کہ وہ ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں۔خلیفۂ وقت کی باتوں کو غور سے سنیں۔ان پر عمل کریں۔دعائیہ خطوط لکھیں اور خلافت کی برکات اور اہمیت ان پر واضح ہو۔خلافت بلاشبہ خدا تعالیٰ کا خاص انعام ہے جو جماعت احمدیہ کو عطا ہوا ہے جبکہ باقی دنیا اس سے محروم ہے۔مجلس انصار اللہ کے ممبران تو اپنے اجلاسات اور خاص مواقع پر نظامِ خلافت کی حفاظت کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرنے اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنے کا عہد کرتے ہیں اور یہ بھی عہد کرتے ہیں کہ آپ اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہیں گے۔پس یہ عہد ایک بہت بابرکت اور اہم عہد ہے۔اور ہمارے پیارے مذہب اسلام میں عہد کی پاسداری پر بڑا زور دیا گیا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَوْفُوْا بِالْعَھْدِ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا۔یعنی عہد کو پورا کرو یقیناً عہد کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔پس آپ بھی اپنے اس عہد کی پابندی کریں۔آج آپ کی تمام تر دینی و دنیوی ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ کی گئی ہیں۔ماضی میں بھی ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید انہی کے ساتھ رہی جو نظامِ خلافت کے ساتھ جڑے رہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ وہی فلاح و بہبود پائیں گے جو اس حبلُ اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں گے۔

پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔اولاد کی بہترین تربیت کریں۔ان کے لئے نیک نمونے قائم کریں۔خلافت کے بابرکت نظام سے خود بھی چمٹے رہیں اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اس سے وابستہ رہنے کی نصیحت کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا کی سعادتیں نصیب فرمائے۔آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ میں ایک فقرہ ہر مرد عورت چھوٹا بڑا جانتا ہے اور وہ ہے کہ ’’میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا‘‘۔ یہ فقرہ ایک احمدی کا عہد ہے جس پر اس کی بیعت کا انحصار ہے۔ خلافت سے اور نظام سے جڑے رہنے کا انحصار ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت کا دعویٰ غلط ہو جاتا ہے۔ نظام سے جڑے رہنے کا، خلافت سے وابستگی کا دعویٰ غلط ہو جاتا ہے۔ اور بیعت کا اعلان اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی باتیں صرف منہ کی باتیں رہ جاتی ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ اگر کوئی بیعت میں تو اقرار کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا مگر عمل سے وہ اس کی سچائی اور وفائے عہد ظاہر نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اس بات کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے

ہمارے ذمّہ بہت بڑے کام لگائے گئے ہیں اور جان مال وقت اور عزت قربان کرنے کے لئے ہم عہد بھی کرتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں ہمیشہ سنجیدگی سے غور کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ کس طریق سے ہم اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے اپنی صلاحیتیں اور استعدادیں بروئے کار لائیں۔

ایک احمدی ماں باپ کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ دین کے کام آسکیں۔ ان بچوں کی ایسی تربیت کرو کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اِدراک انہیں بچپن سے حاصل ہو جائے۔

یہاں مَیں ہر سطح کے عہدیداروں کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو نبھانے کی ذمہ داری دوسروں سے بڑھ کر ان کو اپنی سمجھنی چاہئے۔ ایک مقصد کے حصول کے لئے ان کی ذمہ داری لگائی گئی ہے جس کے لئے انہیں اپنی قربانی کے معیار کو اونچا کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ہر سطح کا عہدیدار چھوٹی سے چھوٹی سطح سے لے کر، محلے سے لے کر مرکزی سطح تک اپنی حیثیت کا صحیح اندازہ کرکے اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرسکتا ہے اور کرنی چاہئے۔

مکرم لطیف عالم بٹ صاحب ابن مکرم خورشید عالم بٹ صاحب آف کامرہ ضلع اٹک کی شہادت۔ شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 17/ اکتوبر 2014ء بمطابق 17 اخاء 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 7 نومبر 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

جماعت احمدیہ میں ایک فقرہ ہر مرد عورت، چھوٹا بڑا جانتا ہے اور وہ ہے کہ ’’میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 70۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ہمیں اس طرف بہت توجہ دلائی ہے۔ خلفاء کی تقریروں میں عموماً اور ہمارے مقررین کی بھی اکثر تقریروں تحریروں میں، اس فقرے کا استعمال ہوتا ہے۔ شرائط بیعت کا بھی خلاصہ یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے گا۔ اسی طرح تمام ذیلی تنظیموں کے جو عہد ہیں ان کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسی طرح بیعت کے الفاظ میں بھی ہم ان الفاظ کو دہراتے ہیں۔ غرض کہ یہ فقرہ ایک احمدی کا عہد ہے جس پر اس کی بیعت کا انحصار ہے۔ خلافت سے اور نظام سے جڑے رہنے کا انحصار ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت کا دعویٰ غلط ہو جاتا ہے۔ نظام سے جڑے رہنے کا، خلافت سے وابستگی کا دعویٰ غلط ہو جاتا ہے۔ اور بیعت کا اعلان اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی باتیں صرف منہ کی باتیں رہ جاتی ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ’’اگر کوئی بیعت میں تو اقرار کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا مگر عمل سے وہ اس کی سچائی اور وفاءِ عہد ظاہر نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 71 حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہم میں سے ہر ایک کو اس بات کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ اس فقرے سے واضح ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی دنیاوی چیز روک نہیں بنی چاہئے۔ اور دین کیا ہے؟ دین اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع ہو کر اپنی زندگیاں گزارنا ہے۔ اپنے ہر قول و فعل سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے بڑی تعداد یہ کوشش کرتی ہے کہ دین کے راستے میں جو چیز روک بن رہی ہو اُسے دُور کرے۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ ہر ایک کی کوشش ایک جیسی نہیں ہوسکتی کیونکہ ہر انسان کی علمی صلاحیت بھی مختلف ہوتی ہے اور دوسری استعدادیں اور صلاحیتیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کیونکہ ہماری نیّتوں کو بھی جانتا ہے اس لئے ہر ایک کی صلاحیت کے مطابق اس سے معاملہ کرتا ہے۔ پس اس عہد کو پورا کرنے کے لئے بنیادی چیز نیک نیّتی ہے۔ اس میں کسی قسم کے عذر اور بہانے نہیں ہونے چاہئیں۔ دنیاوی معاملات میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ہر انسان کا دائرہ مختلف ہوتا ہے۔ کسی کی کوشش محدود دائرے میں ہوتی ہے کیونکہ اس کا علم اور صلاحیت اس چیز کو حاصل کرنے کے لئے محدود ہے یا بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ دوسری ترجیحات اس کے کام میں روک بن رہی ہوتی ہیں جو اسے محدود کر دیتی ہیں اور کسی کی کوشش بہت زیادہ ہوتی ہے اور صحیح رنگ میں ہوتی ہے۔ جس مقصد کو

حاصل کرنا ہو صرف اسی پر نظر ہوتی ہے اور پھر وہ اسے مکمل حاصل ہو بھی جاتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔ اس سے استفادہ کرتے ہوئے اور اس کی روشنی میں مَیں کچھ بیان کروں گا۔ خاص طور پر واقعات ہیں۔ محدود دائرے کی کوشش اور مقصود کے مطابق کوشش کی ایک عام سی مثال آپ نے اس طرح دی ہے کہ بعض لوگ خواہ کتنا ضروری کام کیوں نہ ہو چلتے وقت اس بات کا خیال رکھتے ہیں، اپنے لباس کے بارے میں بڑے کانشس (Conscious) ہوتے ہیں کہ ان کے لباس ٹھیک ہوں پتلون کی کریز خراب نہ ہو جائے۔ کوٹ میں کہیں بدصورت قسم کی سِلوَٹ یا شِکن نہ پڑ جائے۔ انہوں نے کہیں جلدی بھی پہنچنا ہو تو تھوڑی تھوڑی دیر بعد اپنے لباس کا جائزہ لیتے ہیں اور اس وجہ سے بعض دفعہ جلدی پہنچنے کی کوشش محدود ہو جاتی ہے۔ یہ اُس زمانے کی بات نہیں ہے۔ آج بھی ایسی مثالیں نظر آجاتی ہیں اور خاص طور پر ہمارے ایشین معاشرے میں مردوں اور عورتوں کی یہ حالت ہے کہ بعض دفعہ اپنے لباس کے بارے میں بہت زیادہ کانشس ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلے پر کچھ ایسے بھی ہیں جو بیشک فیشن بڑے شوق سے کرتے ہیں، بڑے شوقین ہوتے ہیں لیکن جب ان کے سامنے کوئی مقصد ہو تو وہ اپنے رکھ رکھاؤ اور فیشن کو قربان کر دیتے ہیں۔ اگر مقصد کے حصول کے لئے اپنے لباس کے رَکھ رکھاؤ کے باوجود انہیں دوڑنا پڑے تو وہ دوڑ بھی لیں گے۔ کسی جگہ بیٹھنا پڑے تو بیٹھ بھی جائیں گے۔ حتیٰ کہ گرد و غبار میں بھی اگر ضرورت ہو تو بغیر کسی تکلّف کے اس میں چل پڑیں گے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اصل چیز ان کا مقصود اور مدعا ہوتا ہے کہ ہم نے یہ چیز حاصل کرنی ہے، یہ مقصد حاصل کرنا ہے۔ اس لئے وہ کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتے۔ اعلیٰ سوٹ یا سفید لباس ان کے مقصد کے حصول میں روک نہیں بنتا۔

اس پر مزید روشنی ڈالنے کے لئے کہ لوگ مقصد کے حصول کے لئے کس طرح ظاہری چیز کو قربان کر دیتے ہیں۔ ایک مثال حضرت مصلح موعود نے یہ بھی دی ہے۔ یہ تاریخ انگلستان کے ایک واقعہ کی مثال ہے۔ تاریخ میں واقعہ آتا ہے کہ ملکہ الزبتھ اوّل، (یہ ملکہ نہیں)، 1558ء میں غالباً اس کو تاج ملا تھا۔ تقریباً 45 سال تک ملکہ رہی ہے۔ ایک بہت مشہور ملکہ تھی۔ بلکہ انگلستان کی عظمت اور طاقت کی بنیاد بھی اسی زمانے میں ہوئی ہے۔ اس ملکہ کے متعلق مشہور تھا کہ وہ اپنے درباریوں میں خوش پوشاک اچھے لباس پہننے والے اور خوش وضع لوگوں کو دیکھنا پسند کرتی تھی۔ اور جس کا لباس اعلیٰ اور قیمتی نہ ہو وہ دربار میں نہیں آسکتا تھا۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کے اردگرد خوش وضع اور خوش لباس نوجوانوں کا جمگھٹا لگا رہتا تھا۔ ایک دفعہ وہ اپنے قریبیوں کے ساتھ پیدل کہیں جا رہی تھی۔ راستے میں جاتے ہوئے ایک جگہ کچھ کیچڑ آ گیا۔ اب تو یہاں بڑی پکّی سڑکیں ہیں۔ ایک زمانے میں یہاں کافی کچی گلیاں بھی ہوا کرتی تھیں۔ بہرحال جہاں بھی وہ جا رہی تھی کیچڑ آیا۔ اس وقت اس کے ساتھ انگلستان کی بحریہ کا کمانڈر اِن چیف تھا، سربراہ تھا جو ملکہ کا بڑا قریبی اور وفادار تھا اور بڑا خوش پوشاک اچھا لباس پہننے والا نوجوان تھا۔ جب راستے میں وہ کیچڑ آیا تو اس نے اپنا ایک بڑا قیمتی کوٹ پہنا ہوا تھا بلکہ وہ کوٹ تھا جو دربار کے لئے خاص ہوتا ہے۔ خاص موقعوں پر پہنا جاتا ہے۔ اس نے کیچڑ دیکھ فوراً اپنا کوٹ اتارا اور اس کیچڑ کی جگہ جو بالکل تھوڑی سی جگہ تھی اس پر ڈال دیا۔ ملکہ کو یہ دیکھ کر بڑا عجیب لگا کہ اتنا قیمتی کوٹ ہے اور اس نے یہ کیچڑ پر ڈال دیا ہے۔ اس نے بڑے حیران ہو کر اس سے پوچھا۔ ان کا نام ریلے (Raleigh) تھا۔ ریلے یہ کیا ہے؟ سر والٹر ریلے (Sir Walter Raleigh) اس کمانڈر کا نام تھا۔ تو اس افسر نے فوراً جواب دیا کہ ریلے کا کوٹ خراب ہونا اس سے بہتر ہے کہ ملکہ کا پیر یا جوتی خراب ہو۔ ملکہ کو یہ بات بڑی پسند آئی۔ اس کے بعد پھر اس افسر پر اور نوازشات بڑھتی چلی گئیں۔ وہ عروج پر پہنچایا گیا۔ گو بعد میں جیمز اول کے زمانے میں اس افسر پر غدّاری کا الزام بھی لگا اور پھر اس کو سزائے موت بھی دی گئی۔ لیکن بہرحال باوجود اس کے کہ اس نے اس بادشاہ کے زمانے میں بھی ملک کے لئے بڑا کام کیا تھا۔ جنوبی امریکہ میں مہمات کی تھیں۔ اسے سزا ہوئی۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 12 صفحہ 79-78 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 29 مارچ 1929)

تو اس مثال سے یہ سبق ملتا ہے کہ ریلے (Raleigh) جو افسر تھا، باوجود خوش پوشاک اور وضع دار ہونے کے جب ملکہ کا معاملہ آیا تو اس نے اپنا فیشن اور رواداری اس پر قربان کر دی۔ پس اگر ایک دنیادار ملکہ کی خوشنودی کے لئے فیشن چھوڑ سکتا ہے اپنا بہترین کوٹ قربان کر سکتا ہے جو اس کے لئے بڑی قیمتی چیز تھی۔ وضع قطع چھوڑ سکتا ہے تو پھر یہ سوچنا چاہئے کہ دین کی ترقی کے لئے، اسلام کی اشاعت کے لئے، مذہب کی مضبوطی کے لئے اور اس کے قیام کے لئے اور اپنے پیدا کرنے والے خدا کی رضا کے حصول کے لئے کیا کچھ نہیں کیا جانا چاہئے۔

پس کیا ہمیں یہ مقصد اتنا بھی پیارا نہیں ہونا چاہئے جتنا ریلے (Raleigh) کو ملکہ کی خوشنودی پیاری تھی۔ دنیاوی بادشاہ کو خوش کرنے کے بعد خدمات کے باوجود جیسا کہ مَیں نے بتایا اس کا انجام دردناک ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کو خوش کر کے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے تو انسان اس دنیا میں بھی انعامات کا وارث بنتا ہے اور انجام بھی بہترین ہوتا ہے۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مقاصد کا اعلیٰ اور عمدہ ہونا کافی نہیں ہے جب تک قربانی اور فدائیت بھی اس کے مطابق نہ ہو۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا اس وقت ملے گی جب دنیا ہمارے دین پر حاوی نہیں ہوگی بلکہ دین دنیا پر حاوی ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے دنیا کمانے سے منع نہیں کیا۔ دنیا کی کوئی چیز جسے خدا تعالیٰ نے حرام نہیں کیا، ناجائز نہیں ہے۔ اعلیٰ لباس پہننا، عمدہ قسم کے کھانے کھانا، عمدہ مکانوں میں رہنا اور ان کی سجاوٹ کرنا ان میں سے کوئی چیز بھی ناجائز نہیں ہے۔ سب جائز ہیں۔ لیکن ان چیزوں کا اسلام کی ترقی میں روک ہو جانا ناجائز ہے۔ لوگ شادیاں کرتے ہیں شریعت یہ نہیں کہتی کہ تم بدصورت عورت تلاش کر کے شادی کرو۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صرف دنیا دیکھنے کی بجائے عورت کی دینی حالت بھی دیکھ لیا کرو۔

(صحیح البخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین حدیث نمبر 5090)

شریعت یہ کہتی ہے کہ عورت تمہاری عبادت کے راستے میں روک نہ ہو۔ عورتیں تمہیں نمازوں سے غافل نہ کریں۔ اگر ہمارے لڑکے اور لڑکیاں اس بات کا خیال رکھیں بلکہ ان کے ماں باپ بھی تو دین مقدم کرنے سے گھروں کے مسائل بھی حل ہو جائیں گے اور وہ مقصد بھی حاصل ہو جائے گا جو ایک مومن کا مقصد ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔

اسی طرح لباس ہے۔ یہ ہرگز منع نہیں کہ عمدہ لباس نہ پہنو لیکن اس سے ضرور روکا گیا ہے کہ ہر وقت اتنے فیشن میں ڈوبے نہ رہو کہ دینی کام سے غافل ہو جاؤ۔ ہر جگہ تمہیں یہ احساس رہے کہ فلاں جگہ میں جاؤں گا تو میرا لباس گندہ ہو جائے گا۔ گویا کسی وقت بھی دینی کام سے انسان غافل نہ ہو۔ اسی طرح نمازوں کی طرف توجہ کے بجائے اچھا لباس پہنا ہوا ہے، استری کیا ہوا لباس پہنا ہوا ہے، تو صرف اپنے کپڑوں کی شکنوں کی طرف نظر نہ رہے۔

پس اسلام یہ کہتا ہے کہ کبھی بھی تم دینی کام سے غافل نہ ہو تبھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا حق ادا کر سکتے ہو۔ اسی طرح اعلیٰ کھانے ہیں ان سے دین نہیں روکتا لیکن ان کا دین کے راستے میں حائل ہو جانا ناجائز ہے۔ پس ہمیں ہمیشہ اپنے کاموں میں ان باتوں کو سامنے رکھنا چاہئے کہ جو چیزیں دین کے معاملے میں روک ہوں انہیں دُور کیا جائے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''دیکھو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو اسلام قبول کر کے دنیا کے کاروبار اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ شیطان ان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے۔'' بالکل دنیا میں پڑ جاتے ہیں۔ فرمایا: ''میرا یہ مطلب نہیں کہ تجارت کرنی منع ہے۔ نہیں۔ صحابہ تجارتیں بھی کرتے تھے مگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو اسلام کے متعلق سچا علم جو یقین سے ان کے دلوں کو لبریز کر دے انہوں نے حاصل کیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کسی میدان میں شیطان کے حملے سے نہیں ڈگمگائے۔ کوئی امر ان کو سچائی کے اظہار سے نہیں روک سکا''۔ فرمایا کہ ''جو بالکل دنیا ہی کے بندے اور غلام ہو جاتے ہیں۔ گویا دنیا کے پرستار ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر شیطان اپنا غلبہ اور قابو پا لیتا ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ گروہ ہوتا ہے جو حزبُ اللہ کہلاتا ہے اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے''۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 194-193۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور جیسا کہ شروع میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس مَیں نے پیش کیا تھا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے سے بیعت کا مقصد پورا ہوتا ہے اور اس کا فہم حاصل کرنے کے لئے دنیاوی کاموں کے ساتھ دینی علم کا حاصل کرنا اور پھر اس کو اپنے پر لاگو کرنا بھی ضروری ہے۔ دینی علم حاصل کئے بغیر پتا ہی نہیں چل سکتا کہ دین ہے کیا، جسے میں نے دنیا پر مقدم کرنا ہے۔

اب نماز اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے لیکن بہت سے مسلمان ہیں بلکہ شاید اسّی فیصد سے بھی زائد ایسے ہوں جو نمازیں نہیں پڑھتے اور اگر کبھی ایک آدھ پڑھ بھی لیں تو اس طرح بڑی تیزی میں اور جلدی جلدی جیسے زبردستی کوئی مکروہ کام کر رہے ہیں۔ اس لئے حضرت مصلح موعود نے لکھا ہے کہ بڑے بڑے آدمی ایسے بھی ہیں جو نمازوں میں سست ہیں بلکہ نواب اور رؤسا کے لئے تو لکھتے ہیں کہ باجماعت نماز ایسی ہے جیسے ایک عام مسلمان کے لئے سؤر کھانا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 12 صفحہ 80 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 29 مارچ 1929)

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
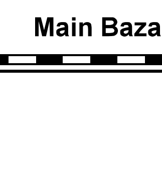
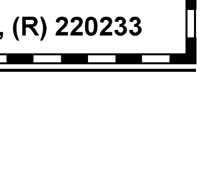
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Courtesy:
ALLADIN BUILDERS
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

یعنی بڑی کراہت سے پڑھتے ہیں اور یہ صرف اُس زمانے کی بات نہیں۔ آج بھی یہ حالت ہے جیسا کہ مَیں نے کہا امراء کی اکثریت بلکہ جن کے پاس تھوڑی سی بھی کشائش آجائے، ان کو کشائش ہو جائے تو وہ بھی نمازوں سے غافل ہو جاتے ہیں اور اگر نمازیں پڑھ بھی لیں تو جو حالت نماز پڑھنے والے کی ہونی چاہئے اس سے وہ غافل ہیں۔ نمازیں پڑھنے والے تو انسانی اقدار کے محافظ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ نمازیں پاک تبدیلیاں تمہارے اندر پیدا کرتی ہیں۔ آجکل کہا جاتا ہے کہ پاکستان میں غیر احمدیوں کی مساجد کی آبادی بہت بڑھ رہی ہے۔ لیکن اگر آبادی بڑھ رہی ہے تو ان نمازوں نے ان کے اندر کیا انقلاب پیدا کیا ہے؟ مُلّاں اور خطیب جن کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں وہ انہیں سوائے نفرتوں کے درس دینے کے اور کیا دیتے ہیں؟ اسی لئے ان نمازیوں کی تعداد میں اضافے کے باوجود نفرتوں کی آگیں مزید بھڑک رہی ہیں۔ ہمارے خلاف تو جو کرتے ہیں کرتے ہیں، خود آپس میں بھی یہ ایک دوسرے پر کچھ کم ظلم نہیں کر رہے۔ اس لئے کہ یہ عبادتیں دین کو مقدم کرنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ دنیا کے حصول کے لئے ہیں۔ بظاہر ایک اعلیٰ مقصد کے لئے مسجد میں جاتے ہیں لیکن باطن میں اس کے پیچھے دنیاوی ادنیٰ مقاصد ہوتے ہیں۔ پس اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے سوچ کو بھی اعلیٰ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور قربانی ذاتی مفاد کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتی ہے۔ پس یہ مساجد کی آبادی اگر اعلیٰ مقصد کو پیش نظر رکھ کر نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حق کے ساتھ انسانیت کے حق قائم کئے جائیں، دین کی اشاعت اور اسلام کا قیام ہو تو سب بے فائدہ ہے۔ اور عام مسلمانوں کی یہ تکلیف دہ صورتحال ہمیں، ہم جو احمدی ہیں، پہلے سے بڑھ کر اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد یا مضمون ہے کس طرح سمجھا ہے یا ہمیں سمجھنا چاہئے۔

ہم نے اللہ تعالیٰ کا حق قائم کرنے کے ساتھ انسانیت کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں اور دین اسلام کی اشاعت اور قیام کے لئے کوشش بھی کرنی ہے پھر جتنا چاہے ہم دنیاوی نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں ہمارے لئے جائز ہے۔ اسلام کا خوبصورت پیغام دنیا کو پہنچانے کی ذمہ داری ہمارے سپرد کی گئی ہے۔ اسے ہم نے ادا کرنا ہے۔ قرآن کریم کی مختلف زبانوں میں اشاعت ہمارے ذمہ کی گئی ہے تو اس کا حق ہم نے ادا کرنا ہے۔ مساجد کی تعمیر ہم نے ہر جگہ کرنی ہے تاکہ ہم حقیقی عبادت گزار بنانے والے بن سکیں تو اس کا حق ادا کرنے کے لئے دنیا کے ہر ملک میں ہم نے منصوبہ بندی کرنی ہے۔ انسانیت کی قدروں کو ہم نے اعلیٰ ترین نمونوں پر قائم کرنا ہے۔ اگر یہ سب کچھ ہم دنیا کمانے کے ساتھ کر رہے ہیں تو دنیا کمانا بھی ہمارا دین ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہمارے جائز کام بھی اللہ تعالیٰ کی نظر میں ناجائز ہیں۔

اگر نیا آئی فون آ گیا ہے یا کسی کے پاس کوئی پیسے آئے تو کار خریدنی ہے یا اور سوٹ خریدنا ہے اور ان چیزوں کی خاطر ہم اپنے چندوں کو پیچھے ڈال رہے ہیں تو یہ جائز چیزیں ہونے کے باوجود ہمارے لئے ناجائز بن جاتی ہیں۔ اگر ایک جگہ پر مسجد کی تعمیر کے لئے کوشش ہو رہی ہے وہاں ہم اپنی دوسری ترجیحات کو فوقیت دے رہے ہیں تو باوجود اس کے کہ وہ ہمارے لئے یا ایک عام آدمی کے لئے یا عام حالات میں جائز چیزیں ہیں لیکن ایسے وقت میں پھر ناجائز ہو جاتی ہیں۔ جنگ اُحد میں جب یہ مشہور ہو گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں تو اس وقت ایک صحابی جو کئی دن سے فاقے سے تھے۔ جنگ لڑ کے ہٹے تھے۔ اس وقت فتح کی حالت پیدا ہو چکی تھی۔ ان کے پاس کچھ سوکھی کھجوریں تھیں۔ وہ سوکھی کھجوریں کھا رہے تھے۔ یہ اس وقت ان کا کھانا تھا جب یہ بات انہوں نے سنی۔ یہ اطلاع ان کو پہنچی تو فوراً انہوں نے کھجوریں پھینک دیں اور فوراً جنگ میں کود پڑے اور جا کر شہید ہو گئے۔ اس وقت انہوں نے اپنے پیٹ کی اور بھوک کی فکر نہیں کی بلکہ ان کھجوروں کا کھانا بھی گناہ سمجھا کیونکہ اس وقت دین یہ تقاضا کر رہا تھا کہ کھجوریں کھانا گناہ ہے۔ پس جو کام دین کے راستے میں روک ہے وہ خواہ کتنا ہی اعلیٰ اور عمدہ کیوں نہ ہو، ناجائز ہے اور جو دین کے راستے میں روک نہیں وہ خواہ کتنا ہی آرام و آسائش والا ہو تو وہ برا نہیں، وہ جائز بن جاتا ہے۔ پس ہمیں وہ روح پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ہمارے دلوں کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنائے۔

اللہ تعالیٰ تو دلوں کے حال جانتا ہے اور دلوں کے حال جاننے کے بارے میں یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار مسجد میں بیٹھے تھے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ اسی اثناء میں تین آدمی سامنے آئے۔ دو آدمی تو سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ گئے اور ایک ان میں سے چلا گیا۔ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک جو تھا اس نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب حلقے میں خالی جگہ پڑی ہے وہ جلدی سے بڑھ کے آگے آیا اور آپ کے قریب آ کے بیٹھ گیا۔ دوسرا جو تھا وہ لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا۔ جہاں کھڑا تھا وہیں اس کو تھوڑی سی جگہ ملی تو بیٹھ گیا۔ تیسرا جو تھا وہ سمجھا کہ جگہ نہیں ہے وہ پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطاب سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کی حالت نہ بتاؤں۔ ان میں سے ایک نے تو اللہ کے پاس جائے پناہ لی اور اللہ نے اسے پناہ دی جو میرے قریب ہو کے بیٹھ گیا تھا اور وہ جو دوسرا تھا اس نے شرم کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے شرم کی یعنی اس کا وہاں اس مجلس میں بیٹھنا اس کے گناہوں کی دوری کا باعث بنا۔ اس نے حیا کی اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے گناہوں کو معاف کیا اور حیا کی۔ اور جو تیسرا تھا اس نے منہ پھیر لیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

(بخاری۔ کتاب العلم بَابُ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِس حدیث نمبر 66)

اب بظاہر تو یہ تین آدمیوں کا آنا، بیٹھنا اور ان میں سے ایک کا چلے جانا معمولی بات ہے کیونکہ اس تیسرے شخص کے خیال میں تھا کہ یہ آواز مجھ تک نہیں پہنچ رہی اس لئے بیٹھنے کا فائدہ نہیں ہے۔ لیکن چونکہ یہ افعال، ان تینوں کے جو یہ کام تھے، یہ جو فعل تھا اس کا معاملہ دل سے تھا، دل سے پیدا ہوئے تھے، دل کی کیفیت کا اظہار تھا اور اللہ تعالیٰ کی نظر بھی دل پر ہوتی ہے اور اس کے انعامات دل کی حالت کے مطابق ہوتے ہیں۔ اس لئے دل کی حالت جزا اور نتیجے کے لحاظ سے بڑی اہم ہے۔ یہ چیز یاد رکھنے والی ہے۔ پس یہاں بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے معاملہ کیا۔ اللہ تعالیٰ تو دلوں کے حال جانتا ہے اس نے ان کی دل کی حالت سے دیکھ لیا کہ کون دل کے معاملے میں کس حد تک آگے بڑھا ہے اور کس نے سستی دکھائی ہے۔ پہلے دو کو ان کے درجے کے مطابق انعام ملا اور تیسرا محروم رہا بلکہ ناراضگی کا مورد بنا۔

پس مومن کو چاہئے کہ دیکھ لے کہ اس کے سامنے جو مقصد ہے اس کے لئے اس نے کس حد تک قربانی کی ہے۔ اگر وہ اس حد تک قربانی کر دے جس کی ضرورت ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کا اور اس جزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ قربانی ہمیشہ یا تو طاقت کے مطابق ہوتی ہے یا ضرورت کے مطابق۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر دفعہ طاقت کے مطابق قربانی دی جائے۔ بعض دفعہ شریعت صرف اتنی قربانی کا تقاضا کرتی ہے جتنی ضرورت ہے۔ مثلاً اگر کوئی مسافر آیا ہے۔ چند آدمی کھڑے ہیں اور وہ سو پاؤنڈ کا مطالبہ کر رہا ہے۔ ضرورت جائز ہے تو ان میں سے بعض لوگوں نے یا جو بھی کھڑے تھے انہوں نے اپنی جیب کے لحاظ سے ضرورت پوری کر دی لیکن پھر بھی دس پاؤنڈ کی کمی رہ گئی تو اتنے میں کوئی اور شخص آتا ہے جو صاحب حیثیت ہے۔ اگر وہ چاہے تو وہ اکیلا ہی اس کی ضرورت پوری کر سکتا ہے لیکن ضرورت کے مطابق اس وقت صرف دس پاؤنڈ چاہئے تھے تو اس نے وہ دے دیئے تو یہ چیز ایسی ہے جس سے مطالبہ ہی اتنا کیا جا رہا ہے، بیشک اس کی حیثیت زیادہ ہے لیکن ضرورت کے مطابق اس نے وہ پوری کر دی۔ یہ ضرورت کے مطابق قربانی ہے جو نیک نیتی سے اس صاحب حیثیت نے کر دی تو اس کا اسے ثواب ہے۔ اسی طرح کسی تحریک کے لئے اگر چندے کا مثلاً کہا جا رہا ہے تو لوگ سینکڑوں ہزاروں میں دے رہے ہیں لیکن ایک غریب اپنی حیثیت کے مطابق چند روپے یا پاؤنڈ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ جو دلوں پر نظر رکھتا ہے اس کے اس فعل کو نواز دیتا ہے اور ایسا انسان اپنے مقصد کو پا لیتا ہے۔ اس امیر نے بھی مقصد کو پا لیا کہ ضرورت کے وقت اپنے لحاظ سے معمولی سی رقم دی۔ اس غریب کی مدد کر دی اور غریب نے بھی اپنے مقصد کو پا لیا کہ اپنی حیثیت کے مطابق یا اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خرچ کر لیا۔

اس لئے ایک حدیث میں بھی آتا ہے کہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ ایک درہم والا لاکھ درہم پر اس لئے سبقت لے گیا کہ ایک شخص نے دو درہم میں سے ایک دیا اور ایک شخص کے پاس لاکھوں تھا اس نے اس میں سے صرف لاکھ دیا جو اس کی حیثیت کے مطابق بہت کم تھا۔

(سنن النسائی کتاب الزکاۃ باب جھد المقل حدیث نمبر 2527)

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہونی چاہئے اور اس خرچ کے معاملے میں ان دونوں کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہی تھی۔

پس مومن کا اصل کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اپنے دل کی کیفیت کو ڈھالے۔ مقصود اس کا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو اور اس میں اس کی فلاح اور کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے دل کی کیفیت کو اس کے مطابق ڈھالتا ہے تو اسی میں اس کی فلاح اور کامیابی ہے۔ اور یہی دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ ہمارے ذمّہ جیسا کہ مَیں نے کہا بہت بڑے کام لگائے گئے ہیں اور جان مال وقت اور عزت قربان کرنے کے لئے ہم عہد بھی کرتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں ہمیشہ سنجیدگی سے غور کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ کس طریق سے ہم اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے اپنی

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

صلاحیتیں اور استعدادیں بروئے کار لائیں۔

انصار اللہ کا اجتماع بھی آج سے ہو رہا ہے۔ شوریٰ بھی ہو رہی ہے۔ ان کو بھی اپنی شوریٰ میں غور کرنا چاہئے اور ان دنوں میں اپنے جائزے بھی لینے چاہئیں کہ کس حد تک ہم اپنے معیار دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے بڑھا سکتے ہیں اور بڑھانے چاہئیں بلکہ حاصل کرنے چاہئیں۔ انصار اللہ کی عمر تو ایسی ہے جس میں ان کو نمونہ بننا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کو ہماری کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو اس کا احسان ہے، اس کی عطا ہے کہ ہمیں یہ کہہ کر کہ تم دین کو دنیا پر مقدم رکھو تو میری رضا حاصل کرو گے ہمیں نوازا ہے ورنہ مال کی میں نے مثالیں دی ہیں اس کی خدا تعالیٰ کو ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا یا کسی کا بھی محتاج نہیں ہے۔ یہ تمام وسائل، ذخائر، سونا چاندی، زمینیں اس نے پیدا کی ہیں۔ اگر وہ چاہتا تو دین کا کام کرنے والوں کو یہ سب کچھ بانٹ دیتا، خود مہیا کر سکتا تھا لیکن ہمیں وہ ہمارے مقاصد سے آگاہ فرما کر پھر اس کے حصول کے لئے قربانی کی طرف توجہ دلاتا ہے تاکہ ہم اس کی رضا حاصل کرنے والے بن سکیں۔ صرف مال ہی نہیں اس نے ہمیں اولاد بھی دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اولاد کی تربیت کے اور طریقے بھی ایجاد فرما سکتا تھا لیکن اس نے ماں باپ کو کہا کہ ان بچوں کی تربیت کرو۔ ان پر اپنی حیثیت کے مطابق اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے خرچ کرو تاکہ یہ دین کے کام آ سکیں۔ پس ایک احمدی ماں باپ کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ دین کے کام آ سکیں اور تبھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی بات پوری ہوتی ہے، عہد پورا ہوتا ہے۔ ان بچوں کی ایسی تربیت کرو کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اِدراک انہیں بچپن سے حاصل ہو جائے۔ پس اللہ تعالیٰ یہ چیزیں ہمارے سپرد کر کے ہماری آزمائش بھی کرتا ہے اور ہمیں نوازتا بھی ہے۔

یہاں مَیں ہر سطح کے عہدیداروں کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو نبھانے کی ذمہ داری دوسروں سے بڑھ کر ان کو اپنی سمجھنی چاہئے۔ ایک مقصد کے حصول کے لئے ان کی ذمہ داری لگائی گئی ہے جس کے لئے انہیں اپنی قربانی کے معیار کو اونچا کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ہر سطح کا عہدیدار چھوٹی سے چھوٹی سطح سے لے کر، محلّے سے لے کر مرکزی سطح تک اپنی حیثیت کا صحیح اندازہ کر کے اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کر سکتا ہے اور کرنی چاہئے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر دلوں پر ہے اور اللہ تعالیٰ تڑپ کے ساتھ کام کرنے والوں کے اخلاص کو برکت بخشتا ہے اور انہیں قرب میں جگہ دیتا ہے اور ایک عہدیدار کو اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے اپنی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر سطح کے عہدیدار کو بھی اور ہر احمدی کو بھی، مجھے بھی، آپ کو بھی سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کا صحیح اِدراک بھی حاصل کریں اور اس پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔

آج بھی ایک افسوسناک خبر ہے۔ پاکستان میں ایک شہادت ہوئی ہے۔ مکرم لطیف عالم بٹ صاحب ابن مکرم خورشید عالم بٹ صاحب آف کامرہ ضلع اٹک کو 15؍ اکتوبر کی رات کو تقریباً سات بجے ان کے گھر کے قریب دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ واقعہ یہ ہوا کہ گھر کے قریب ہی ان کی ایک سٹیشنری کی دکان ہے۔ معمول کے مطابق واپس آ رہے تھے اپنے گھر کے قریب گلی میں پہنچے تھے کہ پیچھے سے دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے انہیں بٹ صاحب کہہ کے آواز دی۔ جیسے ہی یہ واپس مڑے ہیں تو ایک شخص نے ان پر فائر کر دیا اور فائرنگ کے نتیجے میں چار پانچ گولیاں شہید مرحوم کے سینے میں لگیں۔ فائرنگ کے بعد ان کے بیٹے ذیشان بٹ صاحب کو کسی نے اطلاع دی تو وہ فوری موقع پر پہنچے۔ بہرحال ریسکیو والے بھی پہنچ گئے تھے۔ لطیف بٹ صاحب اس وقت ہوش میں تھے مگر سول ہسپتال اٹک جاتے ہوئے راستے میں جام شہادت نوش فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

لطیف عالم بٹ صاحب کے خاندان کا تعلق کامونکی ضلع گوجرانوالہ سے تھا۔ شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے والد مکرم خورشید عالم بٹ صاحب کے ذریعہ ہوا جن کو 1934ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ شہید مرحوم اپریل 1952ء میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ایف۔اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایئر فورس میں بھرتی ہو گئے۔ شہید مرحوم کامرہ ایئر فورس سے کارپورل (Corporal) ٹیکنیشن کے رینک سے 1991ء میں ریٹائر ہوئے۔ اب ان کا بڑا بیٹا عزیزم خرم بٹ بھی ایئر فورس میں ملازمت کر رہا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد شہید مرحوم کتابوں کا کاروبار کرتے تھے۔ زیادہ قانونی کتابوں کا تھا اور پاکستان کی مختلف کچہریوں میں وکلاء کو کتب دیا کرتے تھے اور بڑے مشہور تھے۔ غیر احمدی وکلاء بھی ان کے بڑے معترف تھے۔ شہید مرحوم شہادت کے وقت بطور ناظم اشاعت انصار اللہ کے عہدے پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ اس کے علاوہ شہید مرحوم کو ضلعی سطح پر سیکرٹری ضیافت اور خدام الاحمدیہ میں ناظم صحت جسمانی کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ شہید مرحوم کا گھر لمبے عرصے سے نماز سینٹر ہے۔ اس کے علاوہ جماعت کے دیگر پروگرام جلسے اجلاسات اور میٹنگز بھی ان کے گھر منعقد ہوتی تھیں۔ شہید مرحوم ہمیشہ جماعتی خدمت کے لئے تیار رہتے اور جو کام بھی سپرد کیا جاتا اسے بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا کرتے۔ کبھی انکار نہیں کرتے تھے۔ شہید مرحوم بہت مہمان نواز تھے۔ خلافت سے انتہائی محبت اور عشق کا تعلق، اطاعت کا غیر معمولی جذبہ رکھتے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ نماز جمعہ کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ نماز جمعہ سے یہ دو گھنٹے قبل ہی مسجد میں چلے جایا کرتے تھے۔ مرحوم بہت دلیر اور نڈر انسان تھے۔ 08-2007ء میں بھی ان پر نامعلوم افراد نے حملہ کی کوشش کی تھی۔ حملہ آور نے ان پر فائر کیا مگر گولی پسٹل میں پھنس گئی اور انہوں نے اس وقت ایک حملہ آور کو پکڑ لیا اور کافی مزاحمت ہوئی لیکن بہرحال وہ بعد میں بھاگ گیا۔ شہید مرحوم اعلیٰ اخلاق اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہت شوق تھا۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 62 سال تھی۔ وصیت کا فارم انہوں نے فِل (fill) کر دیا تھا اور وصیت ابھی پراسس (Process) میں تھی لیکن اب کارپرداز کو ان کی وصیت کو منظور کر لینا چاہئے۔ بہرحال ان کی وصیت مَیں منظور کرتا ہوں اس لئے بحیثیت موصی ان کے ساتھ جو بھی کارروائی کرنی ہے کارپرداز کرے۔

مکرم امیر صاحب ضلع نے بتایا کہ شہید مرحوم میں عہدیداران اور نظام کی اطاعت کا غیر معمولی جذبہ تھا اور جماعتی پروگراموں اور اجلاسات میں ہمیشہ شامل ہوتے۔ کبھی کسی پروگرام سے غیر حاضر نہیں ہوئے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی عزیزہ ارم وسیم اہلیہ مکرم سید وسیم احمد صاحب اور چار بیٹے خرم بٹ جو ایئر فورس میں ملازم ہیں۔ ذیشان بٹ یہ بھی تعلیم کے بعد والد کے ساتھ ہی کاروبار کر رہے تھے، عمر بٹ الیکٹریکل انجینئرنگ میں زیر تعلیم ہیں اور ایک علی بٹ صاحب ہیں جو ملازمت کر رہے ہیں۔ یہ سوگوار چھوڑے ہیں۔ وہاں محمود مجیب اصغر صاحب ایک زمانے میں امیر ضلع رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایئر فورس سے ریٹائر ہونے کے بعد وہیں مستقل رہائش اختیار کر لی تھی اور اس نیت سے کی تھی کہ وہاں مستقل رہنے والا کوئی نہیں کیونکہ ایئر فورس کے آفیسر یا ایئر فورس میں فیکٹری میں کام کرنے والے لوگ آتے ہیں اور ٹرانسفر ہو کے چلے جاتے ہیں۔ جماعت نہیں تھی۔ اس لئے انہوں نے وہاں اپنا گھر بھی بنایا تھا کہ نماز سینٹر بھی وہاں بنے گا اور جماعت بھی قائم ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس نیت کو پھل لگائے اور اللہ کرے کہ اس شہادت کے بدلے اللہ تعالیٰ ہمیں سینکڑوں ہزاروں احمدی وہاں اس علاقے میں عطا فرمائے اور جماعت قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے لواحقین کو بھی صبر اور ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے۔ پاکستان میں افراد جماعت کو اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے محفوظ رکھے۔ دشمن جو ہے اپنی دشمنی میں اب بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد ہمارے لئے امن اور سکون کے حالات پیدا فرمائے۔

❁❁❁

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 5 ایڈیشن 2003)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

خطبۂ عید الفطر

شیطان سے گردن آزاد کروا کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی گردن رکھ دینا ہی حقیقی عید ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ حقیقی عید ہم میں سے بہتوں کو نصیب ہوئی ہو۔

اپنے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی حفاظت ہی وہ عید ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے اور جس کی ہمیں تلاش ہونی چاہئے۔ یہی وہ اصل عید ہے جو شیطان کو دھتکار کر ہم نے منانی ہے۔ یہی وہ اصل عید ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے منانے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

خطبہ عید الفطر فرمودہ امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 10 ر اگست 2013ء بمطابق 20 ظہور 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ہم اپنی زندگی کی ایک اور عید الفطر دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کو عید کی حقیقی خوشی نصیب کرے۔ یہ عید جو رمضان کے بعد آتی ہے اس میں بہت سے لوگ رمضان میں مجھے لکھتے ہیں کہ رمضان آرہا ہے، رمضان کے شروع میں بلکہ شروع ہونے سے پہلے لکھنا شروع کر دیتے ہیں کہ رمضان آرہا ہے دعا کریں کہ ہم حقیقی طور پر اس کی برکتوں سے فیض یاب ہو سکیں۔ پھر رمضان میں بے شمار خطوط آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دنوں کی برکات سے فیضیاب فرمائے۔ اور صرف یہ خط لکھنے والے ہی نہیں بلکہ بے شمار ایسے احمدی ہیں جو رمضان کی برکات و فیوض سے متمتع ہونے اور فیضیاب ہونے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ جو اس کی حقیقی برکات سے فیض پانے کی کوشش کرنے والوں کی حالتوں کو بدل کر اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا بنا دیتا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

هُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَ اٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ

(صحیح ابن خزیمۃ جزء 3 صفحہ 192-191 کتاب الصیام...... باب فضائل شہر رمضان ان صح الخبر حدیث نمبر 1887 المکتب الاسلامی بیروت الطبعۃ الاولیٰ 1975ء)

کہ یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے، درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ آگ سے نجات دلانے والا ہے۔ پس وہ مہینہ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کا مہینہ، مغفرت کا مہینہ اور عِتْقٌ مِنَ النَّارِ کا مہینہ قرار دیا ہو، اُس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا مہینہ اور کونسا ہو سکتا ہے؟ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرما دیئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا بندہ اُن سامانوں سے فائدہ اُٹھائے، اُن وسیلوں کو استعمال کرے جو اُس کے رب نے ایک مومن کے لئے مہیا کئے ہیں تو یقیناً اس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کا وارث بن جاتا ہے۔ یہ تین الفاظ جو استعمال کئے گئے ہیں یا تین فقرات جو استعمال کئے گئے ہیں، اگر ان پر غور کریں تو اللہ تعالیٰ کے ایسے پیار کے نظارے نظر آتے ہیں، ایسے پیار کا اظہار ہوتا ہے جو انسان کی دنیا و عاقبت سنوار دیتا ہے۔ فرمایا اس میں رحمت ہے۔ رحمت کے معنی ہیں کہ کسی کے لئے انتہائی رحم اور ہمدردی کے جذبات رکھنا۔ انتہائی نرمی اور ملاطفت ہونا۔ بہت زیادہ مدد اور فائدہ پہنچانا۔ غلطیوں سے صرفِ نظر کرنا۔ معاف کرنا۔ پھر مغفرت ہے اگر اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہوں کو ڈھانپ دیا، بخش دیا۔ انسان کو تحفظ دے کر گناہوں کی سزا سے محفوظ کر لیا۔ پھر عِتْقٌ مِنَ النَّارِ ہے، تو اس کا مطلب آگ سے آزادی ہے، آگ سے بچایا جانا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ شیطان سے گردن آزاد ہو جاتی ہے، کیونکہ جہنم کی آگ شیطان کے پیچھے چلنے سے ہی ہے یا شیطان ہی جہنم ہے۔ جب شیطان نے کہا کہ میں صراطِ مستقیم پر بیٹھ جاؤں گا تا کہ اُن کو ورغلاؤں یعنی انسانوں کو ورغلاؤں، اللہ تعالیٰ کے راستے سے دور کروں۔ دائیں بائیں، آگے پیچھے سے دنیا کی لالچیں دے کر ورغلاتا رہوں، اُن کو نیک کاموں سے دور ہٹاتا رہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ۔ (الاعراف:19) کہ اُن میں سے جو بھی تیری پیروی کرے گا، میں تم سب کو جہنم سے بھر دوں گا۔ پس شیطان کی پیروی اور اتّباع ہی جہنم ہے۔ پس شیطان سے گردن آزاد کروا کر اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر رحمت، ہمدردی، مغفرت سے توجہ کرتے ہوئے اُس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ دیکھیں، رمضان میں اللہ تعالیٰ نے کتنے وسیع احسانات کے دروازے ہم پر کھولے۔ نہ صرف جہنم سے نجات دلائی بلکہ جنت کے دروازے بھی کھولے۔ لیکن کیا یہ فیض ہر اُس شخص نے اُٹھایا جس نے رمضان پایا، روزے رکھے یا پھر اس کی کچھ شرائط ہیں۔ اور پھر کیا صرف رمضان میں ہی ان شرائط کو پورا کر کے سارا سال کے لئے یا ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو بھی حاصل کر لیا؟ مغفرت کو بھی حاصل کر لیا؟ اللہ تعالیٰ کے پیار سے بھی حصہ لے لیا اور شیطان سے بھی آزاد ہو گئے؟ یا رمضان میں بجا لائی جانے والی نیکیوں کو مستقل زندگی کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ قرآنِ کریم ان ہدایات سے بھرا پڑا ہے کہ نیکیوں کا تسلسل اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا باعث بنتا ہے۔ یہ اُسی وقت ممکن ہے جب بندے اور خدا کا دوطرفہ تعلق قائم ہو۔ روزوں کے بارے میں جو آیات ہیں اُن میں ہی اس بات کی طرف بھی خدا تعالیٰ نے اپنے قرب کے بارے میں جو فرمایا ہے تو اس شرط کے ساتھ کہ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ (البقرۃ:187) پس میرا فضل اور قرب چاہنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں۔

اللہ تعالیٰ کے حکم تو عارضی ایک مہینے کے لئے نہیں ہیں۔ وہ تو ایسے احکامات ہیں جن پر ہمیشہ عمل کرنے کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جب یہ حالت ہو، یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل ہو تو اس کے نتیجہ میں کیا ہوگا؟ فرمایا ایسے لوگ ''يَرْشُدُوْنَ'' میں ہوں گے، ہدایت پانے والوں میں ہوں گے۔ رُشد اور ہدایت پانے کی اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں دعا بھی سکھائی ہے کہ یہ رشد، یہ ہدایت عارضی طور پر حاصل کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ فائدہ تبھی ہے جب رُشد پر مستقل مزاجی سے قائم رہو۔ آیت میں جو الفاظ ہیں، وہ ہیں لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔ کہ وہ ہدایت پا جائیں گے، کامیابی حاصل کر لیں گے۔ اس محنت کی وجہ سے جو انہوں نے حقیقت میں شیطان سے اپنے آپ کو آزاد کروانے اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے کی ہے، اللہ تعالیٰ اُنہیں ایسے راستے پر ڈال دے گا جو کامیابی کی طرف لے جانے والا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب تک پہنچانے والا راستہ ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنی طرف لانے والے عارضی راستوں کی نشاندہی کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے راستے تو مستقل جنت کی طرف لے جانے والے راستے ہیں۔ اگر انسان شیطان سے بچتے ہوئے اُن پر چلتا چلا جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرتا ہے۔ اُس کا ہر عمل اور عبادت اُسے یہ توجہ دلا رہی ہو کہ مجھے خدا دیکھ رہا ہے۔ اور جب اس میں استقلال پیدا ہو جائے تو پھر بندہ بھی خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہے۔ اُس کی قدرت کے نظارے دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی تسلیوں کو محسوس کرتا ہے۔ دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھتا ہے۔ پس یہ وہ مقام ہے جس کا حصول ایک مومن کا مطمح نظر ہونا چاہئے۔

کل تک ہم قرآنِ کریم کے بعض احکامات پر غور کر رہے تھے۔ ہم دیکھ رہے تھے کہ کس طرح ہم ان احکامات پر غور کر کے، ان کو سمجھ کر، پھر ان پر عمل کر کے خدا تعالیٰ کے قریب پہنچ سکتے ہیں۔ کس طرح ہم ترقی کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کے اتنے قریب پہنچ سکتے ہیں کہ جہاں ہمیں یہ محسوس ہو کہ نہ صرف خدا ہمیں دیکھ رہا ہے بلکہ ہم بھی خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ مقام حاصل کرنے کے لئے مکمل طور پر شیطان سے گردن آزاد کروانے کی ہم کوشش کر رہے تھے اور اس کی ضرورت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم پر عمل کر کے شیطان کو دھتکارنے کی ہم کوشش کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت حاصل کرنے اور آگ سے بچنے کے لئے اپنی استعدادوں کے مطابق کوشش میں مصروف تھے تا کہ حقیقی عید منا سکیں۔ کیونکہ شیطان سے گردن آزاد کروا کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی گردن رکھ دینا ہی حقیقی عید ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ حقیقی عید ہم میں سے بہتوں کو نصیب ہوئی ہو۔ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ کی شرائط پوری کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر حاصل کرنے والے ہم بنے ہوں۔ کیونکہ ان

شرائط کو پورا کئے بغیر ہم شیطان سے کلیۃً اپنی گردن آزاد نہیں کروا سکتے۔ ان شرائط کو پورا کئے بغیر خدا تعالیٰ سے وہ تعلق جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے، پیدا نہیں کر سکتے۔

پس رمضان کے خطبات میں جو مَیں نے اللہ تعالیٰ کے چند ایک احکامات بیان کئے تو وہ شیطان سے گردن آزاد کروانے اور ایمان کے راستوں کی تلاش کا ایک حصہ تھے۔ یہ تو اُن تدبیروں میں سے چند تدبیریں تھیں جن کے کرنے سے انسان شیطان کے قبضے سے گردن چھڑوا کر حقیقی عید منا سکتا ہے۔ پس حقیقی عید کے لئے تو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کی ضرورت ہے، اُن صفات کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو کامل الایمان بناتی ہیں، حقیقی عید کا وارث بناتی ہیں۔ اُس کے لئے جیسا کہ مَیں نے کل بھی کہا تھا سارا سال قرآنِ کریم کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ منہ سے ایمان کے دعوے کو عمل سے ثابت کرنے کی ضرورت ہے۔ قرآن اس بارے میں ہماری کیا رہنمائی فرماتا ہے؟ فرماتا ہے یہ کوئی آسان راستہ نہیں ہے، بعض دفعہ تمہیں آزمایا بھی جائے گا اور یہ آزمائش کا دور ہی ہے جب شیطان کہتا ہے کہ بندہ ذرا بھی کمزوری دکھائے تو میں فوراً اُس کی گردن دبوچ لوں۔ رمضان کے دنوں میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل بندے پر فرماتے ہوئے شیطان کو جکڑا ہوا تھا اور انسان بعض نیک کام کر کے روزے رکھ کر انتیس تیس دن خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع کر کے اپنی گردن شیطان سے آزاد کروا چکا تھا یا کروانے کی کوشش کر رہا تھا اور ایک حد تک کامیابی ہو گئی تھی، رمضان کے بعد اگر امتحانی دور انسان پر آئے، اگر اُس میں بندہ ایمان کی مضبوطی پر قائم نہ رہے، دنیا کی طرف نظر دوبارہ پڑنے لگ جائے، ذرا کمزوری دکھائے تو شیطان پھر حملہ آور ہو گا اور بعید نہیں کہ پھر قابو کر لے۔ اور اگر بندہ عسر ہو یا یسر ہو، تنگی ہو یا آسائش ہو، اس میں خدا تعالیٰ کے آگے جھکا رہے، اپنے ایمان کو بچا کر رکھے تو پھر اللہ تعالیٰ کی نظر، پیار کی نظر پہلے سے بڑھ کر بندے پر پڑتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ مجھ پر ایمان لاؤ تو ایمان کا یہ معیار ہے جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ کسی حالت میں بھی اس کا دامن نہیں چھوڑنا اور کسی حالت میں بھی اُس کو نہیں بھولنا کیونکہ اس کے بغیر پھر اللہ تعالیٰ کے انعامات اور فضل انسان پر نہیں ہوتے۔ یہ ہو گا تبھی اللہ تعالیٰ کے انعامات اور فضل ایک مومن کے لئے حقیقی عید کا باعث بنتے ہیں۔

پھر یہ بھی واضح ہو کہ ایمان صرف اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا اور اُس کی عبادت کرنا ہی نہیں ہے بلکہ ایک مومن کے لئے اللہ تعالیٰ نے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ ہر قسم کے اعمالِ صالحہ کو بجا لانا بھی ضروری قرار دیا ہے۔ بلکہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کی شرط ہر جگہ رکھی گئی ہے۔ مثلاً ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَمَّا مَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالۡحُسۡنٰى ۚ وَسَنَقُوۡلُ لَهٗ مِنۡ اَمۡرِنَا يُسۡرًا (الکھف:89) اور جو بھی ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو اُس کے لئے جزا کے طور پر بھلائی ہی بھلائی ہے اور ہم ضرور اُس کے لئے آسانی کا فیصلہ کریں گے۔ حُسۡنٰی کا مطلب ہے بہترین چیز، بہترین انجام، جنت، کامیابی۔ پس کتنے خوبصورت انعامات ہیں۔ جس کو یہ مل جائیں اُس کی اس سے بڑھ کر کیا عید ہو سکتی ہے۔ اور یہی عید ہے جس کی ہمیں تلاش ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسانیوں کا فیصلہ کر دے، اُس کے لئے اور کیا عید ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ (حٰمٓ السجدۃ:9)

یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ اجر وہ چیز ہے جو کسی کام کرنے کے بدلے میں دی جاتی ہے۔ جو مستقل مزاجی سے اپنے ایمان کی مضبوطی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نیک کام کرتے ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ بدلہ دیتا ہے اور ایسا بدلہ دیتا ہے، ایسا انعام دیتا ہے جو نہ ختم ہونے والا ہو۔ اگر ایمان پر قائم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خاطر انسان نیکی کرتا ہے، کوئی عمل بھی کرتا ہے تو پھر ایک نیکی سے دوسری نیکی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اور نہ ختم ہونے والا انعامات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جس کو یہ مل جائے اُس کی اس سے بڑھ کر اور کیا عید ہو سکتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے انعام کے مزید دروازے کھولتا ہے جیسا کہ ذکر ہوا کہ ایک نیکی کے بعد دوسری نیکی کی توفیق ملتی ہے۔ گویا نیکیاں بچے دیتی ہیں۔ کئی احمدی مجھے لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہم نے فلاں کام کیا یا فلاں چندہ دیا، مالی قربانی کی تو اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ اب دل چاہتا ہے کہ اس سے بڑھ کر قربانی کریں۔ یا ایک نیک کام کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے دوسرا نیک کام کرنے کی بھی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَـنُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَلَـنَجۡزِيَـنَّهُمۡ اَحۡسَنَ الَّذِىۡ كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ (العنکبوت:8) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے، ہم یقیناً اُن کی بدیاں دور کر دیں گے اور اُن کے بہترین اعمال کے مطابق جزا دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔ پس جب ایمان اور نیک اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ بدیاں دُور کرنے اور بہترین جزا کی خوشخبری دے رہا ہو تو پھر اس سے بڑھ کر اور کیا عید ہو گی۔ یہ جزا کیا ہے؟ انعامات کیا ہیں؟ آسانیاں کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ (البقرۃ:26) اور اُن لوگوں کو خوشخبری دے دے جو ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ بجا لائے کہ اُن کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ پس جس کو اللہ تعالیٰ جنت کی خوشخبری، جنت کے باغات کی خوشخبری، اُس کی نہروں کی ملکیت کی خوشخبری دے اِس سے بڑھ کر اُس کی کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ نیچے نہریں بہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ جو باغات ملیں گے جو جنتیں ملیں گی، اُن میں جو نہریں ہیں وہ اُس کے مالک ہوں گے۔ اَور بھی اس کی بڑی تفصیل ہے۔ تو بہرحال جو ایمان لائے اور خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کرے اس کے لئے یہ خوشخبری سب عیدوں سے بڑھ کر عید ہے یا سب عیدوں سے بڑی عید ہے جس میں اللہ تعالیٰ جنت کی خوشخبری دے رہا ہے اور اس عید کی تلاش کی ہمیں ضرورت ہے اور کرنی چاہئے۔ یہ خوشخبری ملے گی تو شیطان سے گردن آزاد ہو گی۔ ایمان اور اعمالِ صالحہ اور جنت کی خوشخبری کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں کچھ اس کی وضاحت پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’قرآنِ شریف نے جہاں بہشت کا تذکرہ فرمایا ہے، وہاں پہلے ایمان کا تذکرہ کیا ہے۔ اور پھر اعمالِ صالحہ کا اور اعمالِ صالحہ کی جزا جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ (البقرۃ:26) کہا ہے۔ یعنی ایمان کی جزاء جنّت اور اس جنّت کو ہمیشہ سرسبز رکھنے کے لئے چونکہ نہروں کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے وہ نہریں اعمالِ صالحہ کا نتیجہ ہیں۔ اور اصل حقیقت یہی ہے کہ وہ اعمالِ صالحہ اس دوسرے جہان میں انہارِ جاریہ کے رنگ میں متمثّل ہو جائیں گے۔‘‘ یعنی یہ اعمال جو اس دنیا میں انسان کرتا ہے، وہ جاری نہروں کی صورت میں، پانی دینے والی نہروں کی صورت میں وہاں وہی شکل اختیار کر جائیں گی۔ یہ اعمال ہی ہیں جو نہروں کی شکل اختیار کر جائیں گے۔

فرمایا: ’’دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جس قدر انسان اعمالِ صالحہ میں ترقی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچتا ہے اور سرکشی اور حدود اللہ سے اِعتداء کرنے کو چھوڑتا ہے......‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ کی جو حدود ہیں اُن سے بچتا ہے، اُن پر زیادتی نہیں کرتا، ظلم نہیں کرتا، اُن کو چھوڑتا ہے ’’......اُسی قدر ایمان اُس کا بڑھتا ہے اور ہر جدید عملِ صالح پر اُس کے اطمینان میں ایک رسوخ اور دل میں ایک قوت آ جاتی ہے۔‘‘ اور ہر نیا عمل جو صالح عمل وہ کرتا ہے اُس کے ایمان کو بڑھاتا ہے، اس کے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور دل میں ایک قوت آتی ہے۔ ’’خدا کی معرفت میں اُسے لذّت آنے لگتی ہے اور پھر یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ مومن کے دل میں ایک ایسی کیفیت محبتِ الٰہی، عشقِ خداوندی کی اللہ تعالیٰ ہی کی موہبت اور فیض سے پیدا ہو جاتی ہے......‘‘ یہ جو سب کچھ ہے، یہ بندے کا کارنامہ نہیں ہے بلکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی دَین ہے اور عطا ہے، اُسی سے یہ فیض ملتا ہے اور یہ کیفیت دل میں پیدا ہوتی ہے ’’......کہ اُس کا سارا وجود اس محبت اور سرور سے جو اس کا نتیجہ ہوتا ہے، لبالب پیالہ کی طرح بھر جاتا ہے اور انوارِ الٰہی اُس کے دل پر بکلّی احاطہ کر لیتے ہیں اور ہر قسم کی ظلمت اور تنگی اور قبض دُور کر دیتے ہیں۔‘‘ فرمایا: ’’اس حالت میں تمام مصائب اور مشکلات بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں اُن کے لئے آتی ہیں۔ وہ اُنہیں ایک لحظہ کے لئے پراگندہ دل اور منقبض خاطر نہیں کر سکتے......‘‘ اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی مشکلات آتی ہیں، مسائل آتے ہیں تو مایوس نہیں ہو جاتے، بے چین نہیں ہو جاتے، بلکہ فرمایا: ’’...... پراگندہ دل اور منقبض خاطر نہیں

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS SIGN OF PURITY
Since 1948

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

کر سکتے بلکہ وہ بجائے خود محسوس اللذّات ہوتے ہیں۔ یہ ایمان کا آخری درجہ ہے۔’’یعنی اس کے بعد ایسے مقام پر انسان پہنچ جاتا ہے کہ بجائے دُکھ کے اسے لذت محسوس ہوتی ہے۔فرمایا:’’ایمان کے انواعِ اوّلیہ بھی سات ہیں اور ایک اور آخری درجہ ہے جو موہبتِ الٰہی سے عطا کیا جاتا ہے......’’۔ایمان کے مختلف جو درجے ہیں، وہ سات ہیں اور جو آخری درجہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور دَین ہے۔’’......موہبتِ الٰہی سے عطا کیا جاتا ہے۔اس لئے بہشت کے بھی سات ہی دروازے ہیں اور آٹھواں دروازہ فضل کے ساتھ کھلتا ہے۔......’’سات دروازے اعمالِ صالحہ بجالانے کے ہیں، ایمان کی مضبوطی کے اور آٹھواں دروازہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہو تو کھلتا ہے۔’’......غرض یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہشت اور دوزخ جو اُس جہان میں موجود ہوں گی، وہ کوئی نئی بہشت و دوزخ نہ ہوگی بلکہ انسان کے ایمان اور اعمال ہی کا وہ ایک ظلّ ہیں اور یہی اُس کی سچی فلاسفی ہے۔وہ کوئی ایسی چیز نہیں جو باہر سے آ کر انسان کو ملے گی بلکہ انسان کے اندر ہی سے وہ نکلتی ہیں۔مومن کے لئے ہر حال میں اسی دنیا میں بہشت موجود ہوتا ہے......’’اور اسی دنیا کا جو بہشت ہے اگر یہ مل جائے، جو ایمان مضبوط ہو، اعمالِ صالحہ بجالانے کی توفیق ہو تو یہی عید ہے۔فرمایا:’’......اسی عالم کا بہشتِ موجود دوسرے عالم میں اُس کے لئے بہشتِ موعود کا حکم رکھتا ہے۔......’’یعنی اس دنیا کا جو بہشت ہے، جو ملا ہے، جو نیکیوں کی توفیق مل رہی ہے، جو عبادتوں کی توفیق مل رہی ہے، مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی توفیق مل رہی ہے، یہی بہشتِ موعود ہے، یہی وہ جنت ہے جس کا آئندہ وعدہ کیا گیا ہے۔ اگلے جہان میں، اگلی زندگی میں، یہی بہشتِ موعود کا حکم رکھتا ہے۔’’......پس یہ کیسی سچی اور صاف بات ہے کہ ہر ایک کا بہشت اُس کا ایمان اور اعمالِ صالحہ ہیں جن کی اس دنیا میں لذّت شروع ہو جاتی ہے اور یہی ایمان اور اعمال دوسرے رنگ میں باغ اور نہریں دکھائی دیتی ہیں۔مَیں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اسی دنیا میں باغ اور نہریں نظر آتی ہیں اور دوسرے عالم میں بھی باغ اور نہریں کھلے طور پر محسوس ہوں گی۔(ملفوظات جلد 1 صفحہ 573-572۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں:’’ایمان کو اعمالِ صالحہ کے مقابل پر رکھا ہے۔......یعنی ایمان کا نتیجہ تو جنت ہے اور اعمالِ صالحہ کا نتیجہ انہار ہیں۔پس جس طرح باغ بغیر نہر اور پانی کے جلدی برباد ہو جانے والی چیز ہے اور دیر پا نہیں اسی طرح ایمان بے عملِ صالح بھی کسی کام کا نہیں۔پھر ایک دوسری جگہ پر ایمان کو اشجار (درختوں) سے تشبیہ دی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ ایمان جس کی طرف مسلمانوں کو بلایا جاتا ہے وہ اشجار ہیں......’’وہ درخت ہیں ’’......اور اعمالِ صالحہ اُن اشجار کی آبپاشی کرتے ہیں۔غرض اس معاملہ میں جتنا جتنا تدبّر کیا جاوے اُسی قدر معارف سمجھ میں آویں گے جس طرح سے ایک کسان کاشتکار کے واسطے ضروری ہے کہ وہ تخم ریزی کرے۔اسی طرح روحانی منازل کے کاشتکار کے واسطے ایمان جو کہ روحانیات کی تخم ریزی ہے ضروری اور لازمی ہے اور پھر جس طرح کاشتکار کھیت یا باغ وغیرہ کی آبپاشی کرتا ہے’ پانی لگاتا ہے،’’......اُسی طرح سے روحانی باغِ ایمان کی آبپاشی کے واسطے اعمالِ صالحہ کی ضرورت ہے۔یاد رکھو کہ ایمان بغیر اعمالِ صالحہ کے ایسا ہی بیکار ہے جیسا کہ ایک عمدہ باغ بغیر نہر یا دوسرے ذریعہ آبپاشی کے نکمّا ہے۔’’

پھر فرمایا کہ:’’درخت خواہ کیسے ہی عمدہ قسم کے ہوں اور اعلیٰ قسم کے پھل لانے والے ہوں مگر جب مالک آبپاشی کی طرف سے لاپروائی کرے گا تو اُس کا جو نتیجہ ہوگا وہ سب جانتے ہیں۔یہی حال روحانی زندگی میں شجرِ ایمان کا ہے......’’ایمان کے درخت کا ہے کہ’’......ایمان ایک درخت ہے جس کے واسطے انسان کے اعمالِ صالحہ روحانی رنگ میں اُس کی آبپاشی کے واسطے نہریں بن کر آبپاشی کا کام کرتے ہیں پھر جس طرح ہر ایک کاشتکار کو تخم ریزی اور آبپاشی کے علاوہ بھی محنت اور کوشش کرنی پڑتی ہے اُسی طرح خدا تعالیٰ نے روحانی فیوض و برکات کے ثمراتِ حسنہ کے حصول کے واسطے بھی مجاہدات لازمی اور ضروری رکھے ہیں۔’’

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 649-648۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ جو مجاہدات ہیں، یہ مستقل مزاجی سے کرنا انتہائی ضروری ہے اور یہی چیزیں ہیں جو حقیقی عید کا وارث بناتی ہیں۔

پھر عملِ صالح کیا چیز ہے؟ اس بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔وہ کیا ہیں۔......’’کون سے چور ہیں جو اُس کے عمل پر پڑتے ہیں؟’’......ریاکاری......’’دکھاوا’’......کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے۔عُجب......’’کیا ہے؟’’......کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے......’’پہلا تو یہ کہ دکھاوے کے لئے کوئی اہم کام کیا، پھر کوئی نیکی کی تو اپنے نفس میں خوش ہوا، اپنے دل میں خوش ہوا کہ میں نے بڑی نیکی کر لی ہے، میں کوئی چیز بن گیا ہوں۔پھر خود پسندی کی عادت بھی پڑتی ہے۔پھر یہ بھی امید ہوتی ہے کہ میری تعریف بھی لوگ کریں۔پھر فرمایا:’’......اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں۔ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عُجب، ریا، تکبر اور حقوقِ انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو......’’یہ خیال تک نہ ہو یہ عملِ صالح ہے۔’’......جیسے آخرت میں انسان عمل صالح سے بچتا ہے۔ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو۔صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔’’(ملفوظات جلد 2 صفحہ 577-576۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

صرف ایمان فائدہ نہیں کرتا، صرف یہ کہہ دینا کہ ہم احمدی ہو گئے اس کا فائدہ نہیں جب تک اعمال بھی ساتھ نہ ہوں۔پس اپنے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی حفاظت ہی وہ عید ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے اور جس کی ہمیں تلاش ہونی چاہئے۔یہی وہ اصل عید ہے جو شیطان کو دھتکار کر ہم نے منانی ہے۔یہی وہ اصل عید ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے منانے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔پس آج ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے، انشاءاللہ۔اپنے اعمال کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی گردنوں کو آگ سے آزاد کروانے والوں میں شامل ہوں، تاکہ شیطان کے چنگل سے آزاد ہوں، تاکہ حقیقی عید جو خدا تعالیٰ کے وصال کی عید ہے وہ منانے والے ہوں، تاکہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان لاتے ہوئے ہمیشہ ہدایت کے راستوں پر چلتے چلے جانے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ ہم پر اپنی رحمتوں کے دروازے ہمیشہ کھلے رکھے۔ہم بار بار اُن میں داخل ہو کر اُس کے فضلوں اور رحمتوں کو جذب کرنے والے ہوں۔ایمان کی مضبوطی اور عملِ صالح سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتے ہوئے شیطان سے اپنی گردن آزاد کروانے والے ہوں تاکہ ہمارا ہر دن روزِ عید بن جائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا سے پہلے میں سب احباب کو عید مبارک پیش کرتا ہوں۔شروع میں بھی پہلے مَیں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ عید برکتوں والی ثابت فرمائے، ہر شخص کے لئے بھی اور جماعت احمدیہ کے لئے بھی۔دنیا میں رہنے والے احمدیوں کو بھی عید مبارک۔میرا خیال ہے ہمارے علاوہ دنیا میں اکثر جگہ تو کل ہی عید ہو چکی ہے۔بہرحال کہیں صحیح عید ہوئی ہے، کہیں غلط طریقے سے ہوئی۔لیکن جہاں بھی ہوئی، عید ہو چکی ہے۔اللہ تعالیٰ سب کے لئے عید مبارک کرے۔کیونکہ بعض جگہ علماء نے چاند نظر نہیں بھی آ سکتا تھا تو زبردستی ثابت کر دیا کہ چاند نظر آ گیا ہے اور مسلمان ملکوں میں جہاں احمدی ہیں وہاں بہرحال اُن کو رؤیتِ ہلال کمیٹی کے مطابق عید منانی پڑی۔بہرحال اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے عید ہر ایک کے لئے مبارک کرے۔

اب دعا ہو گی، دعا میں پاکستان کے احمدیوں کو جو مسلسل امتحان اور ابتلا کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے ایمانوں کو بچائے ہوئے ہیں، قربانیوں میں پیش پیش ہیں، اُن کو یاد رکھیں۔اللہ تعالیٰ جلد اُن کے لئے آسانیوں کے سامان پیدا فرمائے۔دنیا کے کسی بھی ملک میں احمدیت کی وجہ سے مشکلات میں گھرے ہوئے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں۔ان میں خاص طور پر انڈونیشیا، ملائیشیا، قرغزستان، قازقستان وغیرہ بھی شامل ہیں۔مڈل ایسٹ کے ملک بھی شامل ہیں۔اللہ تعالیٰ جلد اُن کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔

شہدائے احمدیت کے خاندانوں کے لئے، اللہ تعالیٰ اُن کے لئے ہمیشہ بہتری کے سامان پیدا فرمائے۔اسیران کے لئے، پاکستان میں بھی اسیر ہیں، سعودی عرب میں بھی بعض نو احمدی اسیر ہیں۔اللہ تعالیٰ جلد اُن کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔احمدیت کی وجہ سے یا کسی بھی وجہ سے جھوٹے مقدمات میں ملوث احمدیوں کے لئے کہ اللہ تعالیٰ بریت کے سامان پیدا فرمائے۔ہر اُس شخص کے لئے جو جھوٹے مقدمات میں ملوث ہے، بریت کے سامان پیدا فرمائے۔کسی بھی رنگ میں مشکلات میں گرفتار احمدیوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات دور فرمائے۔رمضان میں مالی قربانیاں پیش کرنے والے احمدیوں کے لئے اور اُن سب کے لئے بھی جو دین کی خاطر مال جان اور وقت کی قربانی کر رہے ہیں، دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن کو بہترین اجر عطا فرمائے۔امتِ مسلمہ کے لئے بھی دعا کریں اُن کے افتراق اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے نام پر ظلم کرنے کی وجہ سے جو اُن پر مشکلات ہیں بلکہ پھٹکار پڑی ہے، اللہ تعالیٰ اُنہیں عقل دے اور وہ خدا اور رسول کے حکموں پر عمل کرنے والے ہوں۔انصاف پسند اور عدل قائم کرنے والے رہنما ان اسلامی ملکوں کو ملیں۔رعایا کے حقوق ادا کرنے والے لیڈر ان کو ملیں۔عوام بھی نیک نیتی سے اپنے ملک کی خاطر قربانیاں کرنے والے ہوں۔مفاد پرست علماء کے چنگل سے اللہ تعالیٰ جلد مسلم اُمّہ کو رہائی دے۔انہیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 25 جولائی 2014)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:7103 میں عطیہ القدوس زوجہ عبدالقادری لائینی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 نومبر 2013ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی اندازاً 6 تولہ۔ حق مہر 36000 درہم۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 2400 درہم ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالقادری لائینی　　الامۃ: عطیہ القدوس　　گواہ: ندیم کے اے

مسل نمبر:7104 میں شمیر احمد بشیر ولد بشیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن کوزی کوڈ کالیکٹ کیرالہ حال مقیم دبئی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 مئی 2013ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار AED17000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ندیم احمد کے اے　　العبد: شمیر احمد بشیر　　گواہ: ایاس احمد پی پی

مسل نمبر:7105 میں خالدہ پروین زوجہ وسیم احمد افتخار قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 15 جون 1995ء پیدائشی احمدی ساکن محلہ باب الابواب قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 جون 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات طلائی 34.870 گرام 23 کیرٹ قیمت 98333 روپے۔ زیور نقرئی 62.570 گرام قیمت 2690 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند 50000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظہر احمد وسیم　　الامۃ: خالدہ پروین　　گواہ: وسیم احمد

مسل نمبر:7106 میں شبنم شکیل زوجہ شکیل احمد ممتاز قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 نومبر 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔(۱) طلائی بالیاں وزن 4.420 گرام (۲) طلائی بالیاں 0.750 گرام (۳) کوکا 0.790 قیمت 17711 روپے۔(۴) چاندی کے زیورات 177.650 قیمت 8883 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سعادت احمد جاوید　　الامۃ: شبنم شکیل　　گواہ: مستری ممتاز احمد

مسل نمبر:7107 میں شیخ نظر الاختر امن ولد شیخ خطیب احمد مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 5 مارچ 1979ء پیدائشی احمدی ساکن سورو ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 جون 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ غیاث الدین　　العبد: شیخ نظر الاختر امن　　گواہ: اختر الدین خان

مسل نمبر:7108 میں احسان الحق خان ولد مولوی محسن خان قوم احمدی مسلمان، ریٹائرڈ، تاریخ پیدائش 31 اکتوبر 1944 پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ چار ایکڑ 355 ڈسمل پر مشتمل تالاب وکھیتی زمین۔ تین کمرہ پر مشتمل ایک مکان واقع دارالبرکات۔ 20 ڈسمل رہائشی زمین واقع دارالبرکات۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مقصود علی خان　　العبد: احسان الحق خان　　گواہ: محمد ظفر الحق

بیرون ملک مقیم درویشان کرام اور ان کے اقربا متوجہ ہوں

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے مؤرخہ 11 مئی 1948ء کو اپنے ایک تاریخی پیغام میں درویشانِ کرام قادیان کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ:

”آپ لوگ وہ ہیں جو ہزاروں سال تک احمدی تاریخ میں خوشی اور فخر کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے۔ اور آپ کی اولادیں عزت کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی اور خدا کی برکات کی وارث ہوں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا فضل بلاوجہ کسی کو نہیں چنتا۔“ (الفرقان ربوہ۔ درویشان کرام نمبر۔ اگست، ستمبر 1963ء صفحہ 5)

مؤرخہ 11 مئی 1948ء کو جو درویشان قادیان میں تھے اور اس پیغام کے اوّل المخاطبین میں سے تھے ان میں سے اکثر تادم واپسیں قادیان میں ہی موجود رہے۔ اور بہشتی مقبرہ کی مقدس خاک میں ابدی نیند سو گئے۔ اور ان میں سے بعض ابھی بھی موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔ (آمین)

ان سعادت مندوں میں سے بہت سے اجازت لے کر قادیان سے اپنے آبائی وطنوں کی طرف یا بیرون ملک چلے گئے۔ ان جانے والوں کی تاریخ اور حالات شعبہ تاریخ احمدیت قادیان کو درکار ہیں۔ لہٰذا ایسے درویشان کرام جو قادیان سے بیرون ہند چلے گئے تھے ان سے یا ان کے اقرباء سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل نقاط کے مطابق اپنا مفصل مضمون بھجوائیں۔

1۔ مختصر حالات زندگی۔
2۔ عرصۂ درویشی میں کہاں کہاں خدمت بجالانے کا موقعہ ملا۔
3۔ عرصۂ درویشی کے ایمان افروز حالات وواقعات۔
4۔ اگر حضرت مصلح موعودؓ یا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ یا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے انہیں کوئی پیغام تحریری بھجوایا ہو تو اس کی فوٹو کاپی۔
5۔ اگر عرصۂ درویشی میں لی گئی کوئی تصویر ان کے پاس ہو تو وہ بھجوائیں۔
6۔ درویشان محترم کی اپنی تصویر۔
7۔ اولاد کی تفصیل اور یہ بھی کہ وہ کہاں کہاں پر ہیں۔

براہ کرم بیرون ہند میں مقیم درویشان کرام یا ان کے اقرباء یہ تفصیل محترم وکیل صاحب تعمیل وتنفیذ (برائے بھارت، نیپال اور بھوٹان) کی وساطت سے شعبہ تاریخ احمدیت قادیان کو بھجوادیں۔

تمام درویشان کرام کی فہرست تاریخ احمدیت مطبوعہ نشر واشاعت قادیان 2007ء کے صفحہ نمبر 372 تا 387 پر درج ہے۔ آپ کے گراں قدر تعاون کے لئے شعبہ تاریخ احمدیت قادیان شکر گزار ہوگا۔

(انچارج شعبہ تاریخ احمدیت قادیان)

درخواست دُعا

خاکسار کی بیٹی محترمہ نصرت اختر صاحبہ زوجہ مکرم طاہر احمد صاحب وقف زندگی کا پہلا بچہ 7 اگست 2014 کو پیدا ہو کر صحت کی خرابی کی وجہ سے چند روز بعد ہی فوت ہوگیا۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ والدین کو نعم البدل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد رفیق بٹ۔ رشی نگر کشمیر)

تحریک وقف عارضی میں حصہ لیجئے

جماعت احمدیہ میں وقف عارضی کی بابرکت تحریک خلفاء عظام کے ارشادات کی روشنی میں جاری ہے۔ اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے والے دوسروں کی تعلیم وتربیت کا کام تو کرتے ہی ہیں ان کو خود اپنی تربیت کا موقع بھی میسر آجاتا ہے۔ لہٰذا جملہ امراء، صدر صاحبان، سیکرٹریان تعلیم القرآن و وقف عارضی، مبلغین، معلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ افراد کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف عارضی کیلئے تمام جماعتوں کو 12 فیصد کا ٹارگٹ اور طلباء کیلئے 20 فیصد کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہوا ہے نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 یوم کی پابندی کو بھی ختم فرمادیا ہے اب اگر کوئی ایک ہفتہ کیلئے بھی وقف کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ (نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 فروری 2014ء کو نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر مکرمہ سیدہ شامہ اسلم صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر سید علی اسلم صاحب مرحوم۔ ساؤتھ آل۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

10؍فروری 2014ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت حکیم میر حسام الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی تھیں۔ اپنی فیملی کے ہمراہ 1975ء میں کینیا سے یوکے شفٹ ہوئیں۔ بہت نیک اور باوفا خاتون تھیں اور خلافت کے ساتھ گہری محبت رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ آپ مکرم میر عبدالسلام صاحب مرحوم سابق امیر سیالکوٹ کی بیٹی تھیں۔ آپ کی والدہ مکرمہ سیدہ فضیلت صاحبہ نے بھی سیالکوٹ میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ یسریٰ منصور ابودقہ صاحبہ (آف اردن) 3؍فروری 2014ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ کو 1996ء میں بیعت کرکے جماعت میں شمولیت کی سعادت ملی۔ بعدازاں آپ کی ترغیب پر آپ کے شوہر نے بھی بیعت کی سعادت پائی۔ بہت نیک، دعا گو، شفیق، صابروشاکر، اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو رہنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ وفات سے 2 سال قبل کینسر کے مرض میں مبتلا ہوگئی تھیں جس کا مقابلہ بڑے صبر اور حوصلہ سے کیا۔ شدت بیماری میں ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں مصروف رہتیں اور نماز کا وقت پوچھتی رہتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نیز حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے احمدیت سے بہت پیار کرتی تھیں اور اپنے بچوں کے دلوں میں بھی اس محبت کو قائم کرنے کے لئے کوشاں رہتی تھیں۔ گھر کے کام کاج کے دوران اپنے بیٹے سے قرآن کریم کی تلاوت سنا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے دو بیٹے خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں۔ آپ مکرم تمیم ابودقہ صاحب (آف اردن) کی والدہ تھیں۔

(2) عزیزہ شائستہ طاہر بنت مکرم طاہر احمد ناصر صاحب (دارالفتوح شرقی ربوہ) 30 جنوری 2014ء کو 25 سال کی عمر میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں دم گھٹنے سے وفات پاگئیں۔ اِنّاللّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ڈیڑھ سال قبل آپ کا نکاح مکرم عدیل حفیظ صاحب ابن مکرم حفیظ احمد صاحب (مقیم سڈنی آسٹریلیا) کے ساتھ ہوا تھا اور چند ماہ میں شادی متوقع تھی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھیں۔ محلہ میں سیکرٹری وقف جدید لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہی تھیں۔ آپ نہایت ملنسار، خوش اخلاق، ہمدرد اور ہردلعزیز شخصیت کی مالک تھیں۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بہنیں، دو بھائی اور خاوند سوگوار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم کرامت اللہ مرزا صاحب (ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب درویش قادیان) حال جرمنی 30 جنوری 2014ء کو حرکت قلب بند ہوجانے سے 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی کرنے والے، جماعتی خدمت کرنے والے، مالی قربانی میں پیش پیش، بیشمار خوبیوں کے مالک نیک انسان تھے۔ خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق تھا اور اس کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرمہ صدیقہ عابدہ بٹ صاحبہ (اہلیہ مکرم مرزا رشید احمد صاحب مرحوم) 26 جنوری 2014ء کو چار سال کی علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مرحومہ کے خاندان کا تعلق جہلم کے علاقہ سے تھا۔ والدین نے 1921ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور خلافت میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، نہایت صابروشاکر اور ہر ایک سے اچھا سلوک کرنے والی نیک اور مخلص سادہ مزاج خاتون تھیں۔ جماعت کے لئے ہمیشہ ہر قربانی کے لئے تیار رہتی تھیں۔ جماعت، خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم چوہدری محمد ضیاء اللہ صاحب (ابن مکرم چوہدری اکبر علی صاحب مرحوم) 6؍فروری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ قیام پاکستان کے وقت قادیان سے لاہور آکر گارڈن ٹاؤن کے علاقے میں رہائش پذیر ہوئے تھے۔ آپ نے اردو زبان میں ''ہمارا خالق'' کتاب تصنیف کی۔ اسی طرح انگریزی میں "Islamic Concept of God" کے عنوان سے آپ کی ایک کتاب زیر طباعت ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20 فروری 2014ء کو نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (آف رحیم یار خان۔ حال مقیم لندن) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

17 فروری 2014ء کو 74 سال کی میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 1953ء میں اپنے والد محترم کے ساتھ بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ آپ کو رحیم یار خان میں گیارہ سال زعیم انصاراللہ اور کئی سال سیکرٹری تعلیم القرآن اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ 1974ء کے فسادات میں آپ کو حملہ آوروں نے شدید زخمی کردیا اور گھر کا سب سامان بھی لوٹ لیا۔ اسی طرح 1988ء میں آپ پر توہین رسالت کا کیس بنایا گیا جس کے نتیجہ میں آپ کو اسیر راہ مولیٰ رہنے کا اعزاز بھی ملا۔ آپ نے تمام صعوبتیں صبر کے ساتھ برداشت کیں اور کسی موقع پر بھی اپنے ایمان میں کمزوری نہیں آنے دی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب کاشمیری (مربی سلسلہ شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ) 14؍فروری 2014ء کو بعارضہ کینسر 49 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد مکرم چوہدری نذر محمد صاحب نے خلافت ثانیہ کے دور میں احمدیت قبول کی تھی۔ آپ نے 1988ء میں جامعہ سے مبشر کی ڈگری لینے کے بعد پاکستان کی مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ مئی 2012ء میں ان کا تقرر دفتر شعبہ تاریخ احمدیت میں ہوا اور وفات سے قبل وہیں خدمت کی توفیق پارہے تھے۔ مرحوم درویش صفت، بہت شریف النفس، محنتی اور اخلاص کے ساتھ خدمت بجالانے والے، ملنسار اور خوش مزاج انسان تھے۔ خود بھی صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور دوسروں کو بھی نمازوں کی پابندی کی تلقین کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم چوہدری نصر اللہ صاحب (ابن مکرم علم دین صاحب۔ چک نمبر 79 نواں کوٹ شیخوپورہ۔ حال ربوہ) 24 دسمبر 2013ء کو بقضائے الٰہی ربوہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے قریباً 25 سال اپنی جماعت کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ بہت مہمان نواز، غریب پرور، خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے بہت پیار کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرمہ کے۔ پی۔ رضیہ صاحبہ (اہلیہ مکرم مصطفیٰ صاحب۔ امیر جماعت ماتھوٹم۔ کیرالہ۔ انڈیا) 10 فروری 2014ء کو 48 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ ماتھوٹم جماعت کے قیام سے اپنی وفات تک صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے فعال خدمت بجالاتی رہیں۔ گزشتہ دو سال سے لجنہ ماتھوٹم کو آپ کی زیر صدارت ہندوستان بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے نہایت سنجیدگی، لگن اور خوش خلقی اور محنت سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، ملنسار، اعلیٰ اخلاق کی مالک، ہمدرد، غریب پرور، نیک اور قابل رشک انتظامی صلاحیتوں کی مالک مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے اخلاص ووفا کا تعلق تھا۔ آپ کے سسرال میں شوہر کے علاوہ کوئی بھی احمدی نہیں ہے اس کے باوجود ان کے شوہر کے گھرانے کے سب لوگ مرحومہ کے اخلاق سے بہت متاثر تھے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم ملک محمد اکرم صاحب (ربوہ) 8 اور 9 فروری 2014ء کی درمیانی شب طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو لمبا عرصہ دفتر بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ میں کارکن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، مالی قربانی اور صدقہ وخیرات میں پیش پیش بہت مخلص انسان تھے۔ باوجود مختلف عوارض کے پانچوں وقت مسجد میں جاکر نماز پڑھتے اور اپنے عزیز واقارب کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے بیٹے مکرم ملک محمد اکرام صاحب بطور استاد جامعہ احمدیہ (جونیئر سیکشن ربوہ) میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(5) مکرمہ امۃ الرفیق کچلو صاحبہ (اہلیہ مکرم سعد اللہ صاحب ثاقب کچلو۔ راولپنڈی) 22 جنوری 2014ء کو راولپنڈی میں طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو کئی سال راولپنڈی کے حلقہ ایوان توحید میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ گزشتہ کئی سالوں سے بحیثیت سیکرٹری مال اور تحریک جدید و وقف جدید کے خدمت بجالارہی تھیں۔ اپنے رشتہ داروں اور غیراحمدیوں کے متعدد بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ آپ نہایت صابروشاکر، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے نہایت اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مرحومہ کے بھتیجے مکرم یاسر فوزی صاحب مربی سلسلہ کی حیثیت سے ناروے میں خدمت بجالارہے ہیں۔

(6) مکرم چوہدری عبدالوحید صاحب (ماڈل ٹاؤن لاہور) 7؍فروری 2014ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ ملازمت کے دوران آپ پاکستان اور ہندوستان کے مختلف شہروں میں رہے۔ آپ نے امیر جماعت پٹھان کوٹ (انڈیا) کے علاوہ ملتان میں قائد ضلع وعلاقہ اور لاہور میں سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

(7) مکرمہ نصیرہ مبارک میر صاحبہ (اہلیہ مکرم حاجی میر محمد مبارک صاحب ناصر آباد شرقی۔ ربوہ)۔ 26 دسمبر 2013ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ جب تک آپ کی صحت نے اجازت دی آپ اپنے محلہ میں مختلف حیثیتوں سے لجنہ میں خدمت کرتی رہیں۔ مالی قربانی میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ سینکڑوں بچے بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ پڑھانے کی سعادت پائی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بہادر، بہت سی خوبیوں کی مالک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ کئی بار حج اور عمرہ کی توفیق بھی ملی۔ مرحومہ کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی۔ آپ نے اپنے دیور کے بیٹے مکرم میر رفیق مبارک صاحب کو گود لیا تھا اور ان کی نہایت عمدہ تربیت کی۔ چنانچہ وہ آج بطور واقف زندگی (وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ) کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(8) مکرم محمد اسلم صاحب (پنشنر خدام الاحمدیہ پاکستان۔ ربوہ) 29 نومبر 2013ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو 40 سال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں کارکن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

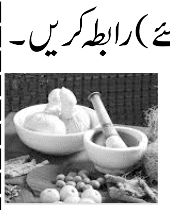

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

نمازوں کے پابند، جماعتی چندوں میں باقاعدہ، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے محبت کا تعلق تھا۔ آپ مکرم ملک محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ مانچسٹر اور مکرم ملک محمد اعظم صاحب مرحوم (ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ) کے بھائی تھے۔

(9) مکرم رانا اقبال الدین صاحب (ربوہ) 30؍مئی 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، آپ نے ریٹائرمنٹ کے بعد وقف کر کے نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے علاوہ پرائیویٹ سکرٹری، دارالقضاء اور روزنامہ الفضل کے دفاتر میں بھی 29 سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے دادا حضرت میاں مہر دین صاحبؓ اور نانا حضرت میاں خیر دین صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اسی طرح آپ کی دادی اور نانی بھی صحابیہ تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ آپ خدمت گزار، راست گو، نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(10) مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ (اہلیہ چوہدری رحمت خان جگ صاحب۔ ربوہ) 4؍فروری 2014ء کو دو سال کی لمبی بیماری کے بعد 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ حضرت چوہدری جہان خان صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ 1974ء میں اپنے ضلع میں شدید مشکلات اور دھمکیوں کے باوجود نہایت استقلال سے احمدیت پر ثابت قدم رہیں۔ اپنے شوہر کے شانہ بشانہ خدمت خلق، مہمان نوازی اور رفاہ عامہ کے کاموں میں نمایاں حصہ لینے کی توفیق پائی۔ مالی قربانی میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔ آپ کے ایک پوتے مکرم طارق حیات صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل شعبہ مخصصین (تحریک جدید ربوہ) میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(11) مکرم لال دین صاحب (کرائیڈن۔ یوکے) 27؍جنوری 2014ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 1984ء میں اپنے خاندان میں سے اکیلے احمدی ہوئے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، دعا گو، خاموش طبع، مہمان نواز، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے داماد مکرم رانا سعید احمد خان صاحب شعبہ ہومیوپیتھی (لندن) میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 27؍فروری 2014ء بروز جمعرات۔ قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مرزا عطاء الرحمن صاحب مرحوم۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ 21 فروری 2014ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت شیر محمد قریشی صاحب (آف نیروبی) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ انتہائی نیک، پرہیزگار، غریب پرور، مہمان نواز، ذہین، سلیقہ شعار، شرم و حیا کی پیکر، ہر ایک سے حسن سلوک سے پیش آنے والی، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، چندہ جات میں باقاعدہ، بہت سی خوبیوں کی مالک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا وفا کا تعلق تھا۔ آپ 1972ء میں یوکے آئی تھیں۔ آپ کو افریقہ اور یوکے میں بہت سی بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب کی خالہ اور خوش دامن تھیں۔

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم حاجی صوبیدار خان عالم صاحب (آف کھوکھر غربی۔ گجرات۔ حال جرمنی)۔

11؍جنوری 2014ء کو 83 سال کی عمر میں ہمبرگ میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ کو 1953ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے پہریدار کے طور پر اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے لندن میں قیام کے دوران کچھ عرصہ حفاظت خاص میں ڈیوٹی بجالانے کی سعادت ملی۔ مرحوم 1988ء میں جرمنی آئے اور یہاں Barmbek جماعت میں صدر حلقہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

(2) مکرم خواجہ فضل احمد صاحب (ربوہ)۔

21؍فروری 2014ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ حضرت جمال دین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دور خلافت میں تقریباً 8 سال حفاظت خاص میں خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ فرقان فورس میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ غیر معمولی اخلاص کا تعلق تھا۔ چندہ جات کی ادائیگی بروقت اور باقاعدگی سے کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عبدالوہاب صادق صاحب (مربی سلسلہ) نظارت دعوت الی اللہ ربوہ میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

(3) مکرمہ جنت بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم راجہ محمد عبداللہ خان صاحب۔ ربوہ)۔

9؍فروری 2014ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو لمبا عرصہ دولیا جٹاں ضلع کوٹلی کشمیر میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، خوش اخلاق، صلہ رحمی کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور ربوہ شفٹ ہونے پر مختلف وفود کے ساتھ گردونواح کے قصبوں میں جا کر تبلیغ کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ سات بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم ڈاکٹر سید محسن احمد صاحب (کراچی)۔

13؍فروری 2014ء کو مختصر علالت کے بعد 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت سید وزارت حسین صاحبؓ (آف بہار) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ انگلستان سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد کراچی کے مختلف ہسپتالوں میں بچوں کی امراض کے ماہر ڈاکٹر کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے تھے۔ واقفین نو بچوں کے علاج پر خصوصی توجہ دیتے تھے۔ آپ کو فضل عمر ہسپتال کراچی اور احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کراچی کے چیئرمین کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ یکم مارچ 2014ء بروز ہفتہ۔ صبح ساڑھے دس بجے مکرم طاہر حفیظ صاحب (نائب قائد تبلیغ مجلس انصاراللہ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم طاہر حفیظ صاحب 26؍فروری 2014ء کو 43 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئے اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ گزشتہ ایک سال سے مجلس انصاراللہ یوکے میں نائب قائد تبلیغ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے تھے۔ پورے ملک سے ہفتہ وار تبلیغی رپورٹس بڑی محنت سے اکٹھی کر کے پیش کیا کرتے تھے۔ بیماری کے دوران بھی اپنی اس ذمہ داری کو بڑی محنت اور اخلاص کے ساتھ سرانجام دیتے رہے۔ یوکے آنے سے قبل آپ کو لاہور میں مقامی اور ضلعی سطح پر بھی مختلف خدمات کی توفیق ملی۔ بہت نیک، صالح، صوم و صلوٰۃ کے پابند مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدین اور اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:

(1) مکرمہ فریدہ یاسمین صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد حنیف ورک صاحب۔ ربوہ)

25؍نومبر 2013ء کو طویل علالت کے بعد 47 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے شادی سے قبل اپنے گاؤں میں لجنہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، دعا گو، مہمان نواز، صابرہ و شاکرہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ امۃ السبوح صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک عبدالسمیع خان صاحب آف شیخوپورہ)

10؍فروری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ مکرم ملک محمد دین صاحب اسیر راہ مولیٰ (شہید) کی بیٹی تھیں۔ آپ کو شیخوپورہ میں لمبا عرصہ اپنے حلقہ میں بڑے نیک جذبہ اور اخلاص کے ساتھ خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ چندہ جات کی ادائیگی اور مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ خلافت سے نہایت اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم منور احمد خان صاحب (راولپنڈی)

10؍اکتوبر 2013ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ضلع ساہیوال اور پاکستان میں ناظم انصاراللہ کے طور پر خدمت بجالانے کے علاوہ آپ کو ضلع ساہیوال میں سیکرٹری اصلاح وارشاد اور ساہیوال شہر میں

سیکرٹری امور عامہ نیز پاکپتن میں صدر جماعت کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ 13؍اگست 2003ء کو نماز فجر کے بعد کسی دشمن احمدیت نے حملہ کر کے انہیں شدید زخمی کر دیا تھا مگر خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر شفاء عطا فرمائی۔ اس واقعہ کے بعد آپ راولپنڈی شفٹ ہو گئے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹے ہیں۔

(4) مکرمہ مبارکہ فرحت صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد حسین صاحب مرحوم۔ مالی ناصر آباد سندھ)

19؍فروری 2014ء کو مختصر علالت کے بعد 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے مقامی جماعت میں صدر لجنہ اور جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ قرآن کریم سے بہت لگاؤ تھا۔ سندھ اور ربوہ میں بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھاتی رہیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، بہت مخلص اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ خلافت سے بڑا پیار اور عشق کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

❀❀❀

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

’عبدالوہاب آدم ایوارڈ‘

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یو کے کا مولانا عبدالوہاب صاحب آدم (مرحوم) کی خدمات کے اعتراف میں ’’The Abdul Wahab Adam Award‘‘ جاری کرنے کا اعلان

(ٹومی کالون۔صدر پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یو کے)(ترجمہ: سعود رفاقت)

(لندن۔7 ستمبر 2014ء) حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یو کے کا ایک خاص اجلاس مولانا عبدالوہاب صاحب آدم (مرحوم) امیر و مشنری انچارج جماعتِ احمدیہ گھانا کے اعزاز میں منعقد کیا گیا۔ یہ تقریب مسجد فضل لنڈن کے قریب واقع گیسٹ ہاؤس کے لان میں 7ر ستمبر 2014ء کو ہوئی۔

پروگرام کا آغاز مکرم باسط بنسو صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جبکہ اس کا انگریزی ترجمہ مکرم صبور طاہر صاحب نے پڑھا۔اس کے بعد مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد کی نظم ’’درخشاں ستارہ‘‘ جو کہ خصوصی طور پر مولانا عبدالوہاب آدم صاحب کے لئے لکھی گئی تھی مکرم سلمان صاحب نے پڑھی جس کا انگریزی ترجمہ مکرم ظفر بھنو صاحب نے پڑھا۔

تقریب کے آغاز میں خاکسار نے افتتاحی کلمات پیش کیے جس کے بعد امام مسجد فضل لنڈن مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب کی پاکستان اور برطانیہ میں کی جانے والی خدمات پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب کے بیٹے مکرم حسن وہاب صاحب نے مولانا صاحب (مرحوم) کی عائلی زندگی کے بارے میں تقریر کی۔اس کے بعد مکرم مولانا محمد بن صالح صاحب قائم مقام امیر اور مبلغ انچارج جماعت احمدیہ غانا نے مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب کی غانا میں غیر معمولی خدمات کی یاد میں ایک جذباتی تقریر کی۔تقریب کی اختتامی تقریر مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی تھی۔

اس کے بعد ظہر و عصر کی نمازیں ہوئیں۔ظہرانہ کی تقریب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اپنے بابرکت وجود سے رونق بخشی۔

مولانا عبدالوہاب آدم صاحب (مرحوم) کی اس یادگاری تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ایک ایوارڈ ’’The Abdul Wahab Adam Award‘‘ کا اعلان کیا گیا۔حضور انور کی ہدایت کے مطابق یہ ایوارڈ خطّہ افریقہ میں خدمت بجالانے والے مبلغین کو دیا جائے گا۔

جن خوش نصیبوں نے اس تقریب میں یہ ایوارڈ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

مکرم مولانا محمد بن صالح صاحب:۔آپ جامعہ احمدیہ پاکستان سے فارغ التحصیل ہیں اور جماعت احمدیہ گھانا میں مختلف عہدوں پر خدمات بجالا رہے ہیں۔آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ زمبابوے میں مشن کا قیام آپ کے ذریعے عمل میں آیا۔اس وقت آپ قائم مقام امیر و مبلغ انچارج غانا کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔

مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب: آپ جامعہ احمدیہ پاکستان سے فارغ التحصیل ہیں اور جماعت احمدیہ امریکہ میں بطور مبلغ اور دیگر مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات بجالا رہے ہیں۔اس وقت آپ جماعت احمدیہ امریکہ کے نائب امیر ہیں۔

مکرم مولانا ابراہیم بن یعقوب صاحب: آپ جامعہ احمدیہ پاکستان سے فارغ التحصیل ہیں اور جماعت احمدیہ میں بطور مبلغ اور دیگر مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات بجالا رہے ہیں۔آپ اس وقت جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو کے امیر اور مبلغ انچارج کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔

مکرم مولانا بکری عبیدی کالوٹہ صاحب: آپ جامعہ احمدیہ پاکستان سے فارغ التحصیل ہیں اور اس وقت بطور ریجنل مبلغ اور پرنسپل جامعہ احمدیہ تنزانیہ اور دیگر مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات بجالا رہے ہیں۔آپ اس وقت بطور انچارج سواحیلی ڈیسک تنزانیہ خدمات بجالا رہے ہیں۔

مکرم مولانا عبدالغفار صاحب: آپ جامعہ احمدیہ پاکستان سے فارغ التحصیل ہیں اور جماعت احمدیہ گھانا، طوالو اور برطانیہ میں بطور مبلغ اور امام بیت الفتوح لنڈن کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔اس وقت آپ برطانیہ میں بطور ریجنل مبلغ خدمات بجالا رہے ہیں۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 31 اکتوبر 2014)

ماہ رمضان المبارک میں صد فیصد ادائیگی کنندگان چندہ تحریک جدید کے حق میں پیارے آقا کا دُعائیہ مکتوب

تحریک جدید کے آغاز ہی سے جاری شاندار جماعتی روایت کے مطابق امسال بھی دفتر کی طرف سے 29 رمضان المبارک سے قبل چندہ تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین جماعت کی فہرست بغرض حصول دعائے خاص سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی گئی تھی اس کے جواب میں حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب گرامی میں مخلصین بھارت کو اپنی مشفقانہ دعاؤں سے نوازا ہے۔

اللہ تعالیٰ جملہ صد فیصد ادائیگی کنندگان چندہ تحریک جدید جماعتہائے احمدیہ بھارت کے حق میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سبھی مشفقانہ دعاؤں کو قبول فرمائے اور ہمیں آئندہ بھی پیارے آقا کی نیک توقعات پر بطریق احسن پورا اترنے کی توفیق عطا فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں رحمتوں اور برکتوں کو جذب کرنے والا بنائے۔آمین۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

اعلان نکاح وتقریب رخصتانہ

مورخہ 26 اکتوبر 2014 بروز اتوار حیدرآباد میں عزیزم اشفاق احمد طاہر ولد مکرم طاہر احمد عارف صاحب صدر جماعت احمدیہ پونا مہاراشٹر کا نکاح عزیزہ عفت شمیم بنت شمیم احمد صاحب سکندرآباد کے ساتھ مبلغ دو لاکھ ایک ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ انچارج حیدرآباد نے پڑھایا اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔عزیزم اشفاق احمد طاہر محترم محمود احمد عارف صاحب درویش مرحوم سابق ناظر بیت المال قادیان کا پوتا ہے اور محترم مولانا عبدالحق فضل صاحب درویش مرحوم قادیان کا نواسہ ہے عزیزہ عفت شمیم محترم محمود احمد عارف صاحب درویش مرحوم کی نواسی ہے اور مکرم سیٹھ مہر الدین صاحب آف سکندرآباد کی پوتی ہے۔اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین۔

(نصیر احمد عارف خادم سلسلہ قادیان)

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.
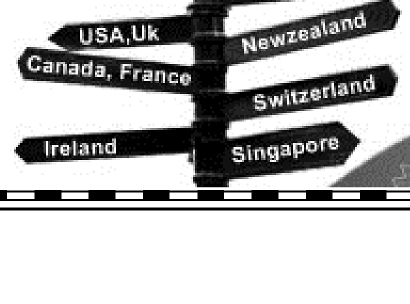

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 15

نہیں کروں گا۔ چنانچہ اس خادم نے اپنے اس عہد کو نبھایا۔ کہتے ہیں کہ میں آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی مالی قربانی کے باعث اس گیس کمپنی میں سینیر فیلڈ گیس آپریٹر کے عہدے پر فائز ہوں اور مجھے ڈیڑھ ملین شلنگ تنخواہ مل رہی ہے۔ میری علمی قابلیت صرف معمولی دسویں پاس ہی ہے کمپنی کے قوانین کے مطابق میں اس عہدے کا اہل بھی نہیں ہوں لیکن محض خدا تعالیٰ کے فضل سے شرح کے مطابق مالی قربانی کرنے کی یہ برکتیں ہیں کہ میں اس عہدے پر فائز ہوں اور آج بھی شرح کے مطابق چندہ ادا کرتا ہوں۔ پس یہ لوگ اخلاص و وفا میں بڑھ رہے ہیں اور وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ اور اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو تو یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہے اس مضمون کو سمجھنے والے ہیں۔ اس راز کو سمجھنے والے ہیں یہ لوگ اور اللہ تعالیٰ پھر ان کو نوازتا بھی ہے۔ شہاب الدین صاحب ایک انڈیا کے انسپکٹر تحریک جدید لکھتے ہیں کہ ایک صاحب جو جڑ چرلہ کے صف اول کے مجاہد ہیں۔ کاروباران کا متاثر ہو گیا۔ رئیل اسٹیٹ کا کاروبار تھا۔ کئی ماہ سے بہت پریشان تھے اور فون کر کے وہ چندوں کی ادائیگی کے لئے دعا کی درخواست بھی کرتے رہے مجھے بھی انہوں نے لکھا تو ایک دن رات کو ان کا فون آیا کہ میں نے ابھی ملنا ہے۔ تو انہوں نے ان کو کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں دو رکعت نفل پڑھیں اور سو جائیں کہتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد دوبارہ فون آیا اور کہنے لگے کہ میری خاطر آپ تھوڑی دیر جاگتے رہیں میں آپ سے ملنے آ رہا ہوں تو جب موصوف آئے تو ایک بڑی رقم ان کے ہاتھ میں تھی کہنے لگے کہ یہ کسی نے جب میں یہ دعا کر رہا تھا تو ایک ایسا شخص جس کا بڑا کاروبار تھا اس کا فون آیا جس کے ذمے میری بہت بڑی رقم قابل ادا تھی اور جس کے ملنے کی امید بھی نہیں تھی کہ اس نے مجھے فون کیا کہ فوراً آ کر اپنی رقم لے جاؤ۔ تو کہتے ہیں کہ کیونکہ میری نیت تھی چندے دینے کی اس لئے اللہ تعالیٰ نے فوراً یہ انتظام کر دیا۔

اسی طرح بشیر الدین صاحب نائب وکیل المال ہیں قادیان کے یہ کہتے ہیں کہ جماعت کے ایک مخلص دوست نے اڑھائی گنا اضافے کے ساتھ اپنا وعدہ لکھوایا اور اپنے آفس کے لئے روانہ ہو گئے جب یہ وہاں گئے۔ کچھ ہی دیر کے بعد موصوف نے سیکرٹری صاحب تحریک جدید کو فون کیا اور بتایا کہ وہ وعدہ لکھوا کر مسجد سے باہر نکلتے ہی مجھے اپنے کاروبار میں مزید منافع ہونے کی اطلاع ملی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ زائد منافع یقیناً اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور تحریک جدید کی برکت سے ہوا ہے لہٰذا آپ میرا وعدہ دوگنا کر دیں۔ اڑھائی گنا اضافہ پہلے ہی وہ کر چکے تھے اب اس کو بھی دوگنا کر دیا اور اللہ کے فضل سے مکمل ادائیگی کر دی۔ اسی طرح کیرالہ انڈیا کے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک جماعت کے ایثار پیشہ مخلص دوست گزشتہ سال اپنا تحریک جدید کا چندہ دوگنا اضافے کے ساتھ ادا کیا تھا اور بفضلہٖ تعالیٰ امسال بھی غیر معمولی اضافے کے ساتھ ادائیگی کی ہے موصوف نے بتایا کہ انہوں نے سات سال قبل تیس ہزار روپے کے سرمائے اور صرف تین مزدوروں کے ساتھ کام شروع کیا تھا جبکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری انڈیا دبئی اور انڈونیشیا میں رور ووڈ فرنیچر کی آٹھ فیکٹریاں ہیں جن میں پانچ سو سے زائد کاریگر کام کرتے ہیں۔ یہ ترقی جو آپ دیکھ رہے ہیں یہ محض چندوں کی باشرح ادائیگی کی برکت سے ہے۔ موصوف کہتے ہیں کہ میں جب بھی چندہ ادا کرتا ہوں خدا تعالیٰ مجھے شام تک اس سے کہیں زیادہ عطا کر دیتا ہے اور کبھی میں نے مالی تنگی سوال ہی نہیں کہ محسوس کی ہو۔ امیر صاحب لاہور لکھتے ہیں اسی طرح ہماری عورتیں بھی کس طرح قربانیاں دیتی ہیں کہ ایک خاتون اپنے کانوں کے طلائی بُندے تحریک جدید میں پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ کرے ان کے مال میں بھی برکت پڑے اور ان کی قربانی قبول ہو۔ نیشنل سیکرٹری تحریک جدید جماعت جرمنی کہتے ہیں کہ ایک مقروض دوست کا واقعہ لکھا ہے کہ انہوں نے تحریک جدید میں خصوصی وعدہ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اتنی آمد بڑھا دی کہ قرض بھی ادا ہو گیا اور انہیں نیا مکان خریدنے کی بھی توفیق عطا فرمائی جو ان کے لئے بظاہر ناممکن تھا۔

سوئٹزرلینڈ سے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ایک ہمارے یتیم ریڈ زہپی صاحب مقدونین نژاد سوئس ہیں پچھلے سال انہوں نے اکتوبر میں بیعت کی تھی۔ تحریک جدید کے سال ختم ہونے میں صرف پانچ دن باقی تھے اور جماعت میں داخل ہوتے ہی انہوں نے ایک ہزار سوئس فرانک کی غیر معمولی رقم بغیر وعدے کے تحریک جدید میں ادا کر دی اور اگلے سال کا وعدہ بھی ایک ہزار لکھوا دیا۔ پھر دوران سال جب انہیں مالی قربانی کی اہمیت کا پتا چلا تو انہوں نے اپنا وعدہ دوگنا کر دیا اور تحریک جدید کے ساتھ ساتھ وقف جدید میں بھی دو ہزار فرانک کا وعدہ لکھوا دیا۔ موصوف جس کمپنی میں کام کرتے ہیں اس نے انہیں ایک ایسے کورس کی آفر کر دی جو بہت مہنگا ہوتا ہے۔ یہ کمپنی بالعموم صرف ان ملازمین کو ہی کورس کرواتی ہے جن کے پاس تجربہ ہو اور جن کی عمر 35 سال سے زائد ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ میری عمر تیئس سال ہے اور میں نے اس کورس کے بارے میں سوچا بھی نہ تھا لیکن کمپنی نے خود مجھے یہ کورس کروانے کی آفر کر دی یقیناً یہ مالی قربانی کی برکت کا پھل ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا۔

پس یہ جو نئے آنے والے ہیں یورپ میں بھی ان کو بھی اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی ہستی کا یقین دلاتا ہے۔ اسی طرح ایک مقدونین سوئس احمدی بیکھم صاحب ہیں کہتے ہیں میں جس کمپنی میں کام کرتا ہوں اس کا مالک بہت بخیل اور تنگدل انسان ہے۔ بغیر کسی ظاہری وجہ سے میری تنخواہ میں اضافہ کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ صرف اور صرف مالی قربانی کا نتیجہ ہے۔ یہاں نصیر الدین صاحب ریجنل امیر لندن کے ہیں یہ ایک دوست کا واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک احمدی دوست نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے بہت دعا کی کہ چندہ تحریک جدید کے سلسلے میں میری مدد فرما۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خیال میرے دل میں ڈالا گیا کہ دفتر جاتے ہوئے ٹرین پر جانے کی بجائے بس پر سفر کیا کروں اس طرح مجھے مفت سفر کی سہولت ملے گی اور کافی بچت بھی ہو جائے گی۔ اس طرح روزانہ دو پاؤنڈ کی بچت ہونے لگی اور سال بھر میں ایسا کرتے رہے اور کل چار سو پاؤنڈ کی بچت ہوئی جو تحریک جدید میں چندہ ادا کر دیا۔ اس طرح بھی لوگ سوچتے ہیں۔ ایک صاحب کے گھر ڈکیتی ہوئی سارا گھر کا مال لوٹ لیا۔ یہیں لندن میں ہی لیکن ایک ہزار پاؤنڈ جو انہوں نے رکھا ہوا تھا تحریک جدید چندے کے لئے وہ محفوظ رہا۔ اسی طرح آسٹریلیا کے مشنری انچارج صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ دنوں اجتماع تھا خدام الاحمدیہ کا وہاں میں نے تحریک جدید کی طرف توجہ دلائی خدام اطفال کو وہاں واؤچرز کی صورت میں انعامات بھی دیئے گئے تو ایک طفل ارسلان اور عاطف اور کامران یہ قابل ذکر ہیں تین اطفال۔ ان کو 89 ڈالر کے واؤچر انعام ملے۔ کہتے ہیں تحریک کے بعد ان اطفال نے اپنی جیب خرچ میں سے گیارہ ڈالر کی مزید رقم ملا کے سو ڈالر بنا کر فوری طور پر تحریک جدید میں ادا کر دیئے۔ تو یہ چند واقعات میں نے بہت سے واقعات میں سے بیان کئے ہیں اور صرف پرانے احمدی قربانیاں نہیں دے رہے بلکہ نومبائعین بھی جیسا کہ میں نے کہا افریقہ میں بھی یورپ میں بھی بچے بھی اور عورتیں بھی حیرت انگیز طور پر قربانیاں دے رہے ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ چندہ عام یقیناً پہلی ترجیح ہے اور ہر کمانے والے کو یہ دینا چاہئے۔ اس کے بعد پھر حسب توفیق تحریک جدید اور وقف جدید یا دوسری تحریکات کے چندے دیں۔

اب میں جیسا ہم جانتے ہیں تحریک جدید کا سال نومبر میں شروع ہوتا ہے اس وقت گزشتہ سال کی رپورٹ اور نئے سال کا اعلان کروں گا۔ یہ سال 80واں سال تھا تحریک جدید کا جو 31/اکتوبر 2014ء کو ختم ہوا اور رپورٹس کے مطابق اس سال میں چوراسی لاکھ ستر ہزار آٹھ سو پاؤنڈ کی مالی قربانی جماعت نے دی۔ الحمد للہ۔ یہ وصولی گزشتہ سال کے مقابلے پے چھ لاکھ ایک ہزار کچھ سو زیادہ ہے اور پاکستان باوجود اپنے حالات کے اس دفعہ پہلے نمبر پر ہی ہے۔ پاکستان کے علاوہ جو دس جماعتیں ہیں باہر کی جو جماعتیں ہیں جرمنی پہلے نمبر پر ہے۔ برطانیہ دوسرے نمبر پر پچھلے سال یو۔کے کا تیسرا نمبر تھا اب دوسرے نمبر پر آ گئے ہیں۔ امریکہ تیسرے نمبر پر کینیڈا چوتھے پے انڈیا پانچویں پے آسٹریلیا چھٹے پے انڈونیشیا ساتویں پے آسٹریلیا بھی ایک نمبر اوپر آ گیا اور انڈونیشیا پیچھے چلا گیا۔ اس کے علاوہ مڈل ایسٹ کی کچھ جماعتیں ہیں دو جماعتیں پھر سوئٹزرلینڈ گھانا اور نائیجیریا ہیں۔ پہلی دس جماعتوں میں جو وصولی کرنسی کے لحاظ سے وصولی میں اضافہ ہے وہ گھانا نمبر ایک پے ہے تقریباً پچاس فیصد انہوں نے اضافہ کیا ہے مقامی کرنسی کے حساب سے آسٹریلیا نمبر دو پر ہے انہوں نے چوالیس فیصد پھر کچھ مڈل ایسٹ کی جماعتیں ہیں سترہ فیصد سوئٹزرلینڈ تقریباً پندرہ فیصد پاکستان چودہ فیصد یو۔کے تیرہ تقریباً پونے چودہ فیصد انڈونیشیا ہے پھر بھارت اور جرمنی برابر ہیں کینیڈا آخری نمبر پے ان دس جماعتوں میں۔ فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ پہلے نمبر پر ہے اور سوئٹزرلینڈ دوسرے نمبر پر اور آسٹریلیا تیسرے نمبر پے۔

گزشتہ چند سالوں سے میں دو تین سال سے توجہ دلا رہا ہوں کہ تحریک جدید میں وقف جدید میں تعداد میں اضافہ ہونا چاہئے یہ نہ دیکھیں کہ رقم بڑھتی ہے کہ نہیں مخلصین کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال یہ کل تعداد بارہ لاکھ گیارہ ہزار سات سو ہو گئی ہے اور گزشتہ چار سال میں تقریباً چھ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے اس تعداد میں جو نئے شامل ہوئے ہیں۔ دفتر اول کے کھاتے اللہ کے فضل سے پانچ ہزار نو سو ستائیس افراد ہیں اس میں۔ دفتر کے ریکارڈ کے مطابق۔ ایک سو پانچ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں باقی وفات یافتگان کے پانچ ہزار آٹھ سو بائیس کھاتے ان کے ورثاء یا دوسرے جماعتی مخلصین جاری کئے ہوئے ہیں۔ انڈیا کی پہلی دس صوبہ جات کیرالہ نمبر ایک تامل ناڈو، کرناٹک، آندھرا پردیش، جموں کشمیر، اڑیشہ، بنگال، پنجاب، دہلی، لکشادیپ۔ دس جماعتیں پہلی نمبر ایک کرولائی نمبر دو کالی کٹ پھر حیدر آباد پھر قادیان، کنانور ٹاؤن، پینگاڑی، سولور کولکتہ چنائی بنگلور۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی مالی قربانیاں قبول فرمائے ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور جماعتی نظام کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ ان اموال کو صحیح رنگ میں خرچ کرنے والے ہوں۔

نمازوں کے بعد ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا میں جو ہمارے معلم مقامی معلم اور مبلغ مکرم الحاج یوسف ایڈوسئی صاحب گھانا کا ہے جو 2 نومبر کی شب پونے بارہ بجے کماسی میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 15 دسمبر 1942 میں ایک عیسائی گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ 16 سال کی عمر میں قبولِ احمدیت کی توفیق پائی۔ 20 سال کی عمر میں انہوں نے جامعۃ المبشرین گھانا سے تعلیم مکمل کی۔ حضور انور نے ان کے اوصافِ حمیدہ اور خدمات کا اجمالی ذکر فرمایا اور دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی اخلاص اور وفاء میں بڑھاتا چلا جائے۔ ☆☆☆

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوق الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 نومبر 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:۔

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ ﴿۹۲﴾ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرویاء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے (خواب میں یہ دیکھے) تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لیے فرمایا ''لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کہ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوق الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔

پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ ہمیں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے جہاں ہماری اعتقادی اور عملی اصلاح اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اس کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق کی وہاں روحانی ترقی اور تزکیہ کے بھی قرآنی تعلیم کے مطابق اسلوب سکھائے۔ حقوق اللہ کی طرف بھی توجہ دلائی اور حقوق العباد کی طرف بھی توجہ دلائی۔ جان مال وقت اور اولاد کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربان کرنے کی روح بھی پیدا فرمائی۔ اپنی جماعت کے ہر فرد سے یہ توقع رکھی کہ وہ اپنی حالتوں کو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کی تعلیمات کے مطابق بنائیں تبھی وہ حقیقی احمدی کہلا سکتے ہیں۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی زندگیوں کو آپ کی توقع اور خواہش کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ یہ اقتباس جو میں نے پڑھا ہے یہ اس آیت کی وضاحت میں ہے جس کی میں نے پہلے تلاوت کی تھی جیسا کہ میں نے بتایا۔ اس میں اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری روحانی ترقی کے لئے جو ایک مؤمن کی ذمہ داریاں ہیں ان کی طرف توجہ دلا رہا ہے یعنی ان میں سے ایک ذمہ داری کی طرف یعنی مالی قربانی۔ گو اس میں یہ وسیع مضمون ہے لیکن اس وقت مالی قربانی کے حوالے سے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مال کی قربانی بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کا تو اس لحاظ سے جو مالی قربانی کا پہلو ہے اس آیت میں اس کی طرف اس کے حوالے سے میں بیان کروں گا۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے بھی اور اشاعت دین کے کام کے لئے بھی مالی قربانی کی ضرورت ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس کا یہ نچوڑ ہے اور مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں یہ کام اپنی انتہا کو پہنچنے تھے اور آج ہم احمدی ان خوش قسمتوں میں شامل ہیں جو اس کام کی تکمیل میں حصہ لے رہے ہیں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ آج دنیا مال کی محبت میں پتا نہیں کیا کچھ کر رہی ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور تربیت کا اثر ہے کہ احمدیوں کی بہت بڑی تعداد اکثریت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کے لئے اپنے پسندیدہ مال میں سے خرچ کرتے ہیں اور اگر کبھی توفیق مال خرچ کرنے کی کسی وجہ سے کم ہو جائے تو بے چین ہو جاتے ہیں روتے ہیں۔ تو یہ ہے روح جماعت کے افراد کی۔ مالی قربانی کی کیا اہمیت ہے؟ کیا کیا کام ہیں؟ جب لوگوں پر واضح ہو جائے تو پھر ہر وقت وہ قربانی کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ پس اگر کمزوری ہے تو نظام میں کمزوری ہوتی ہے۔ لوگوں کے ایمان میں کوئی کمزوری نہیں ہے اللہ کے فضل سے۔

اس وقت میں چند واقعات بیان کروں گا جو اس زمانے میں بھی کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں قربانی کی روح پیدا کرنے کی تحریک پیدا کرتا ہے۔ بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ پورتو نووو کے ایک مشہور احمدی ہیں مشہودی صاحب انہوں نے ایک ہزار پاؤنڈ سے زیادہ کی قربانی کی۔ اب افریقہ کے ملکوں میں اتنی بڑی قربانی بہت بڑی چیز ہے۔ جب ان کو مبلغ نے کہا کہ اتنی آپ کر رہے ہیں وقف جدید کا بھی چندہ ہے اور دوسرے چندے بھی ہیں تو انہوں نے کہا کہ بیشک ہوں گے لیکن اس میں سے میں کم نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے اور سامان پیدا فرما دے گا۔ تو یہ وہ روح ہے جو ان لوگوں میں پیدا ہو رہی ہے۔ پھر بینن سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں ساوے ریجن کے کہ ایک نومبائع جماعت پیل میں تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا تو تحریک جدید کا تاریخی پس منظر بیان کیا گیا اور مالی قربانی کے بارے میں توجہ دلائی۔ اجلاس کے آخر پر دوستوں نے اپنا اپنا چندہ پیش کیا ایک دوست نے پوچھا کہ میرے پاس رقم تو نہیں لیکن چندہ دینے کی خواہش ہے اس پر وہاں کے مقامی مبلغ نے اس کی رہنمائی کی کہ حسب استطاعت جو کچھ ہے وہ پیش کریں۔ اس پر وہ دوست گئے۔ بڑے غریب تھے گھر سے مرغی کے دو انڈے لے کر آئے کہ اس وقت میرے پاس یہ ہیں تو ان کو بتایا گیا جماعت کو بھی کہ یہ ان کی حیثیت کے مطابق بہت بڑی قربانی ہے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں کوئی قربانی چھوٹی نہیں بس نیت نیک ہونی چاہئے۔ پھر مالی کی ایک رپورٹ ہے ایک پرانے احمدی ابوبکر جارہ صاحب نے کسی وجہ سے چندہ دینا چھوڑ دیا اور آہستہ آہستہ جماعتی پروگراموں میں بھی آنا چھوڑ دیا۔ اس پر انہیں کافی سمجھایا مگر کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ ایک عرصے کے بعد وہ ایک دن مشن آئے اور اپنا چندہ ادا کیا اور بتایا کہ آج رات انہوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ بہت گہرے پانی میں ڈوب رہے ہیں اور کوئی ان کی مدد کے لئے نہیں آ رہا۔ اتنے میں وہ ایک کشتی دیکھتے ہیں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سوار ہیں۔ حضور نے ان کا ہاتھ پکڑا اور کشتی میں اپنے ساتھ بٹھا لیا اور فرمایا کہ آئندہ کبھی بھی چندہ دینے میں سستی نہ کرنا۔ اس خواب کے بعد انہوں نے جماعت سے پختہ وعدہ کیا کہ آئندہ کبھی بھی وہ چندہ دینے میں سستی نہیں کریں گے اور نہ ہی وہ جماعتی کاموں میں غفلت برتیں گے۔

پس جہاں یہ چندے کی اہمیت کا ثبوت ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کا بھی ثبوت ہے کہ دور دراز کے ایک ملک میں اور اس ملک کے بھی ایک دور دراز علاقے میں ایک شخص احمدیت قبول کرتا ہے پھر پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اس کی پھر رہنمائی خواب کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ دارالسلام تنزانیہ کے ایک احمدی دوست عیسیٰ صاحب بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے نوے کی دہائی میں احمدیت قبول کی تھی اس سے پہلے وہ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد ایمان میں کافی ترقی کی۔ اب ماشاء اللہ موصی ہیں اور مالی قربانی کرنے والے ہیں۔ ہمیشہ اپنی اور اپنی فیملی کا چندہ وعدے سے زیادہ ادا کرتے ہیں۔ جماعتی تعلیمات کو بجا لانے میں پرانے احمدیوں سے بہت آگے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دارالسلام تنزانیہ کے ریجنل پریذیڈنٹ ہیں کہتے ہیں کہ جب سے میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی شروع کی ہے بہت سے افضال اللہ تعالیٰ کے اپنے اوپر نازل ہوتے دیکھے ہیں۔ اسی طرح الاڈہ ریجن کے مبلغ صاحب کہتے ہیں ایک مرتبہ سویو جماعت کے دورے پر گئے تو ایک سات سال کی بچی اب دیکھیں بچوں کے دل میں بھی کس طرح اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے راشدہ ٹماٹر اور مرچیں اور مالٹے لے کر آئی اور کہا کہ یہ سب تحریک جدید کے چندہ کے لئے لائی ہے۔ وہاں کے صدر صاحب نے بتایا کہ وہ ہر ماہ چندہ دیتی ہے اور اگر اس کی ماں چندے کے پیسے نہ دے تو وہ روتی ہے۔

نائیجیریا کے جماعت کے صدر صاحب کہتے ہیں اوکینے جماعت کے۔ خاکسار کچھ عرصہ مالی مشکلات کا شکار رہا اس کی وجہ سے کافی پریشانی ہوئی پھر ایک دن مجھے خیال آیا کہ خاکسار نے تین ماہ سے چندہ ادا نہیں کیا ممکن ہے اسی سبب خاکسار اس مالی پریشانی میں مبتلا ہو۔ اس پر میں نے تین ماہ بعد چار ہزار نائرہ چندہ ادا کیا۔ خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی ماہ خاکسار نے ایک قطع زمین بیچا جس پر میرا مولیٰ کریم نے آٹھ لاکھ نائرہ کا منافع عطا فرمایا اس وقت میرے ایمان کو جہاں مزید تقویت ملی وہیں یہ بات بھی سمجھ میں آئی کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا سچا ہے اگر اس کی راہ میں قربانی کرو گے تو وہ ضرور کئی گنا بڑھا کر تمہیں واپس لوٹائے گا۔ اب انہوں نے مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے ایک بہت بڑا پلاٹ بھی شہر کے علاقے میں لے کر دیا ہے۔ تنزانیہ سے ایک احمدی مارونڈا صاحب لکھتے ہیں کہ میری تعلیم میٹرک ہے ایک عرصے سے بیروزگار تھا مجھے ایک گیس کمپنی میں سیکیورٹی گارڈ کی ملازمت مل گئی۔ چھپن ہزار شلنگ تنخواہ مقرر ہوئی۔ میں نے اسی وقت خدا سے عہد کیا کہ میں اپنی تنخواہ پر چندہ جات شرح کے مطابق ادا کروں گا خواہ مجھے کیسے ہی مسائل درپیش ہوں میں چندے میں سستی

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ وڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 20 Nov 2014 Issue No. 47

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg.
No. GDP/001/2013-15

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے
(درثمین)

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH
MUHAMMAD IS THE MESSENGER OF ALLAH

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جسکی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار
(درثمین)

جلسہ سالانہ

تحقیق حق اور تعلیم اسلام وصداقت احمدیت
معلوم کرنے کا بہترین موقعہ

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا ۱۲۳ واں

خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں کا ایک نشان

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

26th FRI
27th SAT
28th SUN
DEC. 2014
INSHA ALLAH
AT
MOHALLAH
AHMADIYYA
QADIAN
143516

انشاءاللہ
جمعہ 26
ہفتہ 27
اتوار 28
دسمبر 2014ء
منعقد ہوگا
بمقام
محلہ احمدیہ قادیان

123rd JALSA SALANA
ANNUAL CONVENTION QADIAN

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جسکی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔
(مجموعہ اشتہارات جلد اول، صفحہ ۳۴۱، ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

پروگرام

امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حقائق ومعارف سے بھرپور، ایمان افروز اختتامی خطاب کے علاوہ جو 28 دسمبر بروز اتوار بعد دوپہر ہوگا مندرجہ ذیل عنوانات پر علماء کرام کی تقاریر ہوں گی۔

1- ہستی باری تعالیٰ (صفت علیم وخبیر کی روشنی میں)
2- سیرت آنحضرت ﷺ (پسماندہ طبقات سے آپکا حسن سلوک)
3- سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (دعوت الی اللہ کی روشنی میں)
4- سیرت صحابہ (حضرت سلمان فارسی اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی)
5- صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (معجزات اور نشانات کی روشنی میں)
6- امن عالم اور اسلام "سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات کی روشنی میں"
7- اصلاح معاشرہ اور اسلام (بزبان پنجابی)
8- رشتہ ناطہ کے مسائل "قرآن وحدیث اور سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں"
9- مالی قربانی کی اہمیت وبرکات
10- اصلاح اعمال اور ہماری ذمہ داری "حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی روشنی میں"
11- عالم اسلام کا بحران اور خلافت احمدیہ کا فیضان
12- وقف زندگی کی اہمیت اور جامعہ احمدیہ میں حصول تعلیم کی برکات

جلسہ سالانہ کا ایک اجلاس جلسہ پیشوایان مذاہب کے طور پر منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ

جلسہ کی تقاریر کا رواں ترجمہ عربی، انگریزی، بنگلہ، ملیالم، تامل، کنڑ، تیلگو وغیرہ زبانوں میں ہوگا۔

ضروری نوٹ: (۱) بیرون ہند سے بھی زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے (۲) تقاریر کے دوران کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی (۳) ہمارا جلسہ خالص روحانی اور مذہبی جلسہ ہے اس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں

الدّاعی :- ناظر اصلاح وارشاد قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب بھارت پن کوڈ:۱۴۳۵۱۶

Ph. : 01872-500980 (O)
Mobile: 09417730907
09417485781
09878047444
Fax : 01872-500977

Contact Address : NAZIR ISLAH-O-IRSHAD, QADIAN, GURDASPUR DISTRICT, PUNJAB, PIN-143516

Printed & Published by: Jameel Ahmad Nasir Owned by Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press, Harchowal Road Qadian-143516, District Gurdaspur, Punjab, India.
and Issued from the office of the Weekly Badr Qadian-143516,Punjab.